صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز چارشنبہ مورخہ 15 مئی 2024ء بمطابق 06 ذی القعد 1445 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر گیارہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

الٓمّٓO تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَO اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ۚ بَلۡ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىہُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَO اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیۡعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَ۔

(ترجمہ): ال م۔اِس کتاب کی تنزیل بلاشبہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اِسے خود گھڑلیاہے؟ نہیں، بلکہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے تاکہ تو متنبہ کرے ایک ایسی قوم کو جس کے پاس تجھ سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والا نہیں آیا، شاید کہ وہ ہدایت پاجائیں وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور اُن ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پر جلوہ فرما ہوا، اُس کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی و مددگار ہے اور نہ کوئی اُس کے آگے سفارش کرنے والا، پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے؟ وآخِرُ الدَعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب ریاض خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ظاہر خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب کرامت اللہ خان، ایم پی اے، دو یوم، جناب رنگیز خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ارباب محمد وسیم، ایم پی اے، ایک یوم، جناب انور زیب خان، ایم پی اے، ایک یوم۔ایوان سے ان کی درخواستیں منظور کی جائیں۔ درخواستیں منظور کی جاتی ہیں جی۔

Is it the desire of House that the leave may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

بجٹ برائے رواں مالی سال 2023-24 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: اپوزیشن میں سے جن جن نے سپیچز نہیں کی ہیں تو مختصراً آج وہ اس پہ بات کر لیں باری باری، تو پھر ہم دیکھتے ہیں جی۔احسان اللہ خان صاحب۔

جناب احسان اللہ خان: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سپیکر صاحب، میں اپنی بات کا آغاز اپنے فلسطینی بہن بھائی اور بچے وہاں پہ جو شہید ہو رہے ہیں، ان کے ساتھ اظہار ہمدردی سے شروع کرونگا اور جوان کے اوپر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، اس کی پرزور مذمت کرونگا اور یہی توقع اپنے تمام ایوان میں بیٹھے ہوئے بھائیوں سے بھی رکھتا ہوں اور بہنوں سے۔

جناب سپیکر! مجھے لوگوں نے اس اسمبلی میں اس ایوان میں منتخب کر کے بھیجا ہے، میں صوبے کی بھی بات کرتا ہوں اور کرتا چلا آ رہا ہوں، آگے بھی کرونگا لیکن جن لوگوں نے مجھے یہاں پہ منتخب کر کے بھیجا ہے، آج حلقہ PK-115 جس میں تحصیل کلاچی، ہمارے سی ایم صاحب کا جو آبائی علاقہ ہے، میں وہاں سے منتخب ہو کر آیا ہوں، تحصیل کلاچی، تحصیل درابن، تحصیل دارازندہ، تو جس کرب میں وہ زندگی گزار رہے ہیں، میں تھوڑا سا اس کا نقشہ آپ کے سامنے ضرور کھینچوں گا تاکہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں

کو تھوڑا سا احساس ہو کہ یہ بھی اس صوبے کے لوگ ہیں اور وہ کیسے زندگی گزار رہے ہیں، تو ان کی منظر کشی میں نے ایک نظم کی صورت میں کی ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کرونگا:

آ ہیں اجڑی بستی کی کیسے سنوں میں یا اللہ
بیان اس کی حالت کو کیسے کروں میں یا اللہ
سوکھے کھیتوں میں یہ لوگ بھوک سے بلبلاتے ہیں
سوکھے کھیتوں میں یہ لوگ بھوک سے بلبلاتے ہیں
تو ہی اسباب پیدا کر اے رازق ذات یا اللہ
دریاؤں کے بیچ میں کربلا کا منظر ہے
دریاؤں کے بیچ میں کربلا کا منظر ہے
پانی کو ہیں ترس گئے یہ بندے تیرے یا اللہ
احسان تو ہے ناچیز سا پر امتحان ہے بہت بڑا
تو اس کو گلشن بنا اے قادر ذات یا اللہ
تو اس کو گلشن بنا اے قادر ذات یا اللہ

جناب سپیکر! آج کہنے کو تو اکیسویں صدی ہے، دنیا چاند پر پہنچ رہی ہے لیکن میری تحصیل جس میں تحصیل کلاچی، درابن اور دارازندہ، آج بھی وہاں پہ ہماری مائیں اور بہنیں میلوں دور، میلوں دور Literally سر پہ مٹکے اور کینیں اٹھائے پانی کے بوند بوند کی تلاش میں ہیں اور میں آج اس ایوان کو بتاتا چلوں کہ جہاں آپ یہ بجٹ پیش کر رہے ہیں، جہاں پہ آپ بی آر ٹی میں سبسڈی دینے کی بات کر رہے ہیں، جہاں پہ آپ لوگوں کی فلاح و بہبود کی بات کر رہے ہیں، وہاں پہ یہ وہ تحصیل ہیں جہاں سے لوگ پانی نہ ہونے کی وجہ سے نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ پوچھ لیں وہاں کے تھانوں سے، وہاں کی بیوروکریسی سے، وہاں سے لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں، اس لئے کہ وہاں پہ پانی نہیں ہے، وہاں پہ آج سارے سرکاری ٹیوب ویل Eighty percent of tube wells آج بھی میں نے چیف صاحب سے بات کی ہے، پختون یار خان وہاں پہ آئے تھے، میں نے ان کو کہا تھا کہ آپ جائیں، علاقہ دیکھیں، وہاں پہ پانی نہیں ہے پینے کو، جانور اور لوگ مر رہے ہیں، پچھلے ہفتے کئی بکریاں مجھے پتہ چلا اور لوگوں کے مال مویشی مر گئے، صرف اس لئے کہ پانی نہیں تھا۔ میں نے ان کو کہا خدارا آپ نئی سکیمز لگانے کی بات کرتے ہیں، کم از کم جو

پرانی سکیمز ہیں، ان کو تو فعال کریں۔ آپ واپڈا کے نعرے لگاتے ہیں، وفاق کے نعرے لگاتے ہیں کہ ہمیں وفاق پیسے نہیں دیتا، او خدا کے بندوں! چیف منسٹر صاحب کی اپنی تحصیل ہے، اپنا ان کا آبائی علاقہ ہے، اس میں پانی تک تو دے دیں، خدا کے بندو۔ وہاں پہ ایم اینڈ آر فنڈ نہیں جناب سپیکر، وہاں پہ دہشتگردی کا یہ عالم ہے کہ آج وہاں پہ میں نے ابھی ترکئی صاحب سے بات کی ہے، وہاں پہ سارے کے سارے ٹیچرز ڈی آئی خان تحصیل میں اپنے ٹرانسفرز کرواکر آ گئے ہیں، وہ وہاں پہ ڈیوٹی کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ ہسپتالوں میں کوئی بھی ڈاکٹر وہاں پہ ڈیوٹی کرنے کو تیار نہیں ہے، وہاں پہ ایک ہی ہاسپیٹل تھا ٹائپ ڈی درازندہ تحصیل میں، وہ Mismanagement کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے۔ تو جناب سپیکر، پی ٹی آئی کی حکومت ہے جو دعوے کرتی ہے کہ ہم نے بڑی ریفارمز کی ہیں، ایجوکیشن میں، ہیلتھ میں، لیکن میری تحصیل میں نہ کسی سکول میں ٹیچر ہے، یہ میں فرضی باتیں نہیں کر رہا، آپ وہاں سے پوچھ سکتے ہیں اور نہ ہی کسی ہسپتال میں ڈاکٹر ہے، کوئی بی ایچ یو، کوئی آر ایچ سی اگر وہاں پہ چالو ہوگا تو میں آپ سے آکر اسمبلی میں معافی مانگوں گا کہ میں نے غلط بیانی کی ہے۔ آپ وہاں سے پوچھ لیں جاکر اور یہ ہمارے سی ایم کا آبائی حلقہ ہے، ان کا آبائی علاقہ ہے، اگر وہاں پہ یہ حال ہے، وہاں سے لوگ دہشتگردی کی وجہ سے، پانی نہ ہونے کی وجہ سے اگر وہاں سے نقل مکانی کر رہے ہیں تو باقی صوبے کا آپ کیا کریں گے، کیا کریں گے باقی صوبے کا؟

جناب سپیکر! بجٹ میں بہت ساری باتیں ہوئیں، صحت کارڈ کی بات ہوئی، 26 ارب روپے حکومت نے رکھے، اس میں صحت کارڈ کی مد میں، میں چاہتا ہوں 26 نہیں 126 ہونے چاہئیں لیکن آپ نے کیا پالیسی مرتب کی ہے کہ یہ 26 ارب روپے غریب اور بیمار لوگوں کے اوپر خرچ ہوں، یہ سارے کے سارے پیسے میں چشم دید گواہ ہوں، ایک مثال دیتا ہوں سٹی سکین ایک ٹیسٹ ہے، ہماری ڈی آئی خان تحصیل جہاں سے علی امین خان منتخب ہوئے ہیں، ہیڈکوارٹر ڈی آئی خان وہاں پہ آپ چیک کر سکتے ہیں، سٹی سکین صحت کارڈ کے بنا پر ہوتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> Sum up کریں احسان اللہ خان، Sum up کریں۔

<u>جناب احسان اللہ خان:</u> لیکن وہاں پہ بس دو، صرف دو منٹ مجھے چاہئیں، لیکن یہ سارے ٹیسٹ باہر سے کرواکر پرائیویٹ لیب سے وہ ڈاکٹرز پیسے بھی لیتے ہیں اور صحت کارڈ کی مد میں یہ پیسے بھی کاٹ دیئے جاتے ہیں تو یہ پیسے کن کی جیبوں میں جا رہے ہیں؟ میں وزیر صحت سے پوچھنا چاہونگا کہ آپ نے 26 ارب تو رکھے ہیں لیکن کیا آپ کو یہ پتہ ہے کہ یہ 26 ارب غریبوں پہ خرچ ہو رہے ہیں، بیماروں پہ خرچ ہو رہے

ہیں؟ جن میں بیشتر اماؤنٹ ڈاکٹرز کی اور جو پرائیویٹ ہاسپیٹلز ہیں اور جو عملہ ہے ہسپتال کا، ان کی جیبوں میں جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے میں نے، آپ نے اس میں اریگیشن کی بات کی ہے، کافی سارا، اس کی مد میں بجٹ رکھا ہے تو Rod Kohl System of Irrigation ڈی آئی خان تحصیل ہے واحد جہاں پہ Rod Kohl System of Irrigation ہے، باقی پورے صوبے میں اور کہیں پہ نہیں ہے، Rod Kohl System of Irrigation کیا ہے؟ کہ جو سیلابی پانی آتا ہے، اس پر ہم اپنی زمینیں سیراب کرتے ہیں، تین سے چار لاکھ ایکڑ کئی سالوں سے غیر آباد ہے، اس لئے کہ اریگیشن کی مد میں یہ 'رود کوہی' کے لئے کوئی فنڈ نہیں رکھا جاتا تھا کہ ہم بند باندھیں اور اپنی زمینوں کو کاشت کریں۔ تو جناب سپیکر، میں اس لئے بار بار کہتا ہوں، وہاں کے لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ جا کر اسمبلی والوں سے پوچھیں، کیا ہم بھی اس صوبے کا حصہ ہیں، کیا ہمارے بھی وہی حقوق ہیں جو باقی علاقے والوں کے ہیں؟ تو جناب سپیکر، جب ایک والدین ہیں، ان کے دو بیٹے ہیں، ایک کو آپ بنگلہ بنا کر دے دیں، دوسرے کے پاس جھونپڑی بھی نہ ہو، تو وہ ضرور سوچے گا کہ کیا میں بھی اس والدین کی اولاد ہوں، کیا میرا بھی ان کی وراثت میں اتنا ہی حصہ ہے؟ یہاں بی آر ٹی بنا رہے ہیں، اچھی بات ہے، بنائیں، آپ ان کو سبسڈی بھی دیں لیکن وہاں پہ پینے کا پانی نہیں ہے، تو میں اس بجٹ کو Reject کرتا ہوں، اس سبسڈی کو بھی Reject کرتا ہوں، جب تک ہمارے پاس پینے کا کا پانی مہیا نہیں ہوتا میں زیادہ بات بجٹ پہ اس لئے نہیں کروں گا، باقی ہمارے دوستوں نے کہا، صرف آخری ایک نظم سنا کر اور وہ بجٹ سے ہٹ کر ہے، یہ میں نے خود لکھی ہے، جہاں پہ جو میں ہنگامہ آرائی دیکھتا ہوں، بدقسمتی سے پورا صوبہ ہمیں دیکھ رہا ہوتا ہے، لوگ ہمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، وہ اس امیدوں کے ساتھ کہ ہماری یہاں پہ حق کی بات ہو گی، ہمارے حقوق کی بات ہو گی لیکن کوئی کیا، کوئی عمران خان، کوئی زرداری، کوئی نواز شریف، لوگوں کو اس چیز سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، ان کو سہولیات چاہئیں، ٹھیک ہے ہمارے نظریات ہیں، اپنی اپنی پارٹیاں ہیں لیکن ایک دوسرے کو جوتے مارنا، ایک دوسرے پہ نعرے کسنا، تو یہ جو لوگ ہمارے بارے میں سوچتے ہیں، یہ ہم سب کیلئے ہیں اور میں نے لکھا ہے اور آپ سنیں:

ایوان میں بیٹھے اے لوگو، یہ بھول نہ جانا ہم بھی ہیں

یہ ہمیں لوگ کہ رہے ہیں۔

آپس کے ان جھگڑوں میں کہیں روند نہ دینا ہم بھی ہیں
اقتدار کی ہوس مٹاؤ تم ہمیں اس سے کوئی حرج نہیں
پر روٹی کی تلاش میں بھوکے بیٹھے ہم بھی ہیں
تم آپس کے نظریوں کو تولو جتنا جی چاہے ہمارا بھی
ہو وطن مگر ہے خواہش کیونکہ ہم بھی ہیں
الفاظ کے گو تم تیر چلاؤ جب وار کر و ایک دوجے پہ
پر ہم بے تاب یہ سننے کو ان لوگوں میں سے ہم بھی ہیں
انا کے بت بنانے میں حاصل تسکین تم کو مگر
صرف مٹی کے پتلے نہیں دل رکھنے والے ہم بھی ہیں
احسان بنو آواز وہاں، یہ ہم سب کو کہتے ہیں عوام
احسان بنو آواز وہاں جہاں ہم نے تم کو بھیجا ہے
ہمارا بھی کچھ سوچو تو آخر انسان تو ہم بھی ہیں

(تالیاں)

اور میں اپنی بات کو Conclude کروں گا، اس امید کے ساتھ کہ یہ پانچ سال جو ہم گزاریں، ہم لوگوں کی فلاح کی باتیں کریں اور ان کی بہتری کیلئے پالیسیاں بنائیں، بجائے یہ کہ ایک دوسرے پر نعرے کسیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، احسان اللہ خان، ٹائم آپ نے زیادہ لے لیا تو یہ میں کسی اور اپوزیشن والے کا ٹائم کاٹ لوں گا۔ سجاد خان۔

جناب سجاد اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے بجٹ کے اجلاس میں ہمیں بولنے دیا۔ میں اس پورے ایوان کی اور آپ کی سر، توجہ ایک ایسے مذاق کی طرف دلاؤں گا جو کہ ہمارے کوہستان کے ساتھ ہوا۔ احسان بھائی نے بھی ڈی آئی خان کی بات کی، میں آپ کو کوہستان کا بتاتا ہوں سر، 2014 میں سر، ہمارے کوہستان کو تین ضلعوں میں تقسیم کیا گیا اور سب سے دکھ کی بات یہ کہ آج تک ان تین ضلعوں کی انفرا سٹرا کچر جو ڈی سیز کے آفسز، ایس پیز کے آفسز ہیں، نہیں سر، میرے لوئر کوہستان کے ضلع میں ڈی سی پولی ٹیکنک کالج میں بیٹھا ہوا ہے،

ایس پی بوائز ہاسٹل کے اندر آفس بناکر بیٹھا ہوا ہے، سامنے کولائی پالس کوہستان جو ایک نیا ضلع بنا، اس کا سر، ڈی سی جو ہے وائلڈ لائف کے آفس میں ہے اور ایس پی میرے خیال سے ٹی ایم اے کے آفس میں ہے، اب آپ دیکھیں سر، کہ ہماری حکومت اپنی ایڈمنسٹریشن کے ساتھ جب یہ کر رہی ہے تو یہ Writ of government کس طرح Establish کرے گی، جتنی ضلعوں کی بے توقیری ہو سکتی تھی، میں کہتا ہوں کہ ان دس سالوں میں کوہستان میں کی گئی ہے سر، اب یہ محرومی بڑی تیزی کے ساتھ ہمارے عوام کے اندر اور ہمارے ان تینوں (ضلعوں) کوہستان کے عوام کے اندر پائی جاتی ہے اور پنپ رہی ہے اور کسی دن لاوے کی صورت میں آپ دیکھ لیں گے سر، کہ جو کشمیر میں آج ہوا، یہ پچھلے دنوں وہی صورتحال ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ کوہستان میں بھی ہو گی، تو میں امید رکھتا ہوں کہ میرے سارے بھائی اس ایوان میں جتنے لوگ موجود ہیں، ہمیں سپورٹ کریں اور ان پسماندہ ضلعوں میں سر، ان ڈسٹرکٹس کی اسٹیبلشمنٹ کیلئے سر، یہ پچھلے دس سال کے بجٹ پاس ہوئے ہیں، کسی میں بھی ہمیں Special initiative / Special package نہیں دیا گیا، ان ضلعوں کے ساتھ مہربانی کریں سر، میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں، جس طریقے سے ضلعوں کے ساتھ یہ کام ہوا سر، اوپر سے سر، اللہ کی طرف سے جو Climate change، Climate change کی وجہ سے ہمارا ضلع سب سے شدید ترین Hit ہوا ہمارے تینوں ضلعے اور آپ ان بجٹس میں دیکھیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا تھا؟ آج بھی سر، 2021 کے سیلاب میں، 2022 کے سیلاب میں میرے تین چار علاقے ایسے ہیں کہ اس وقت سر، وہاں پہ پیدل جانے کا راستہ نہیں ہے، روڈ چھوڑیں سر، پیدل جانے کا راستہ نہیں ہے، تو ہمارے لوگ کہتے ہیں کہ یار ہمیں دو وقت کی روٹی مہیا نہیں ہے اور پشاور میں لوگ گوشت کے لئے لڑ رہے ہیں، تو سر، میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں سر، اس بجٹ میں، آنے ولے بجٹ میں ہمارے کوہستان اور ساتھ ملحقہ ہمارے اضلاع ہیں جو Climate change کی وجہ سے انتہائی Suffer ہوئے ہیں سر، ان میں مہربانی کر کے ہمیں Special package دیا جائے. بجٹ کے اندر اور یہ محرومیاں سر، ختم کی جائیں، اگر یہ محرومیاں ختم نہیں ہوئیں تو میں سر، آپ کو ایک اور مزے کی بات بتاؤں صوبے کے حوالے سے جس طریقے سے سر، ایوان کی صورتحال ہے، ہماری حکومتوں کی صورتحال ہے، اب عوام اس کے آگے میرے خیال سے اگلا چانس نہیں دیں گے سر ہمیں، پانی سر سے گزر چکا ہے، لہذا ہوش کے ناخن لیں، ہم سارے مل بیٹھ کر Positive coordination کے ساتھ مثبت رویوں کے ساتھ اس ایوان

کو چلائیں، ہم سارے بھائی ہیں، ایک گلدستہ ہیں ہم، اس گلدستے کو عوام نے Select کر کے اسمبلی میں اسی لئے بھیجا ہے کہ ہم یہاں سے Positive voice دیں، لوگوں کے ہم کام کریں، لہذا میں اپنے ٹریژری بنچ کے بھی سارے بھائیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ Specially سر، یہ کوہستان کے تین اضلاع میں کم از کم ہمارے جو ایڈمنسٹریشن کے لوگ ہیں سر، ہمارے کوہستان میں جتنے بھی آفیسرز جاتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں سزا کے طور پر بھیجا گیا، نہ ان کی وہاں Living ہے نہ ان کے وہاں آفسز ہیں اور ان سے پھر ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ وہاں Writ of government establish کریں تو یہ سر، بڑی عجیب بات ہے، تو ہم اگر اس صوبے کے باسی ہیں اور یہ تین ضلعے اس صوبے کے ضلعے ہیں تو پھر ہمارے ساتھ مہربانی کی جائے، آج تک کوئی توانا آواز نہیں اٹھایا گیا، پچھلے دس سال سے ہم آپ لوگوں کی، آپ لوگوں نے تبدیلی کی بات کی ہے تو ہمیں سر، ایک مثبت تبدیلی چاہیے، پچھلے دس سال آپ لوگوں کے ایم پی ایز تھے، ہمارے اپوزیشن کے نہیں تھے لیکن کوئی تبدیلی نہیں آئی، لہذا میں درخواست کرتا ہوں سر، میں آپ سب ایوان سے درخواست کرتا ہوں، یہ تین ضلعے ہمارے صوبے کے ضلعے ہیں، لہذا مہربانی کی جائے سر، ہمارے ان ضلعوں کیلئے سپیشل پیکجز کا اعلان کیا جائے اس بجٹ میں بھی اور آنے والے بجٹ میں بھی اور اس سے اگلے والے بجٹ میں بھی، جب ہم ٹھیک ہوئے ان شاء اللہ تعالیٰ سر، ہمارے کوہستان میں پاکستان کی اہمیت کے سب سے بڑے پراجیکٹس جاری ہیں، آپ سب کو پتہ ہے، ہم نے اپنی زمینوں کی جائیدادوں کی قربانی دی ہے سر، اپنے آباواجداد کی قبروں کی قربانی دی ہے، ڈیموں کیلئے، اور ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ آپ دیکھیں، آپ کی اپنی Establishment نہیں ہے وہاں پہ تو لہذا اس کو دیکھا جائے، اس سے پہلے ہمارے خیال سے ایم پی ایز جو Select ہو گئے، اسمبلی میں آئے تھے، وہ آپ لوگوں کو صحیح صورتحال بتا بھی نہ سکے، میں سر، آپ سے درخواست کرتا ہوں صوبے کے حوالے سے، جو میں نے Positive voice کی ہے سر، اس اسمبلی سے ایک ایسی Positive voice جانی چاہیئے جو پورے پاکستان کیلئے مثالی اسمبلی ہو سر، آپ کی سرکردگی میں۔ میں یہ چاہتا ہوں سر، اور میں Specially Sir, کل جس طرح کنڈی صاحب نے بھی کہا کہ ایک سپیشل کوآرڈی نیشن کمیٹی بنائیں سر، وفاق اور صوبے کو اس کی کوآرڈی نیشن کیلئے سپیشل کمیٹی سر، بنائیں، ہمارے اپوزیشن کے ارکان سر، ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ وفاق کے Stake holders ہیں، ان کو رکھیں، ہمارے ٹریژری بنچز کے لوگوں کو رکھیں تاکہ ہم وفاق سے اپنے وسائل لیں۔ ہمارے بھی Net hide کے بڑے

Serious problems، ہم بیٹھیں گے اور ہم نے سر، ایسا کام کرنا ہے کہ آنے والے اور پچھلی اسمبلی کے سارے لوگ یاد رکھیں، تو ہمیں انتہائی مشکل حالات کا سامنا ہے صوبے کو، ہمیں احساس ہے اس بات کا لیکن جس طریقے سے جن ضلعوں کو ابھی تک آج تک نظر انداز کیا گیا، تو مہربانی کریں کہ آنے والے بجٹ میں سر، Positive change آنی چاہیئے، بس یہی درخواست ہے۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ یہ پہلی دفعہ آپ نے کیونکہ کوہستان پہ بات کی، ہم نے بھی آپ کو نہیں ٹوکا، آپ نے اچھا کیا، ان کو اگاہی دے دی۔ جناب محمد ریاض خان۔

<u>جناب محمد ریاض</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے وقت دیا، دوسرا شکریہ میں مینا خان صاحب، آصف بھائی اور ہمارا ایک اور Colleague تھا جس نے قبائلی اضلاع کے لئے آواز اٹھائی، اللہ کرے کہ ہم اسی طرح قبائلی اضلاع کے لئے ایک ہو جائیں اور آپ آواز اٹھائیں، ایسا نہ ہو جیسے پچھلے دور میں ہمیں تقسیم کیا تھا کہ یہ ٹریژری بینچ سے ہیں اور آپ لوگ جو ہیں اپوزیشن سے ہیں، ان شاء اللہ ہم ایک ہونگے اور کوشش کریں گے، جو ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، اس کے لئے ہم اکٹھا ہو کر آواز اٹھائیں، چاہے وہ وفاق تک ہو، یہاں تک ہو، ہم اکٹھے اس کے لئے آواز اٹھائیں گے۔ جناب سپیکر، ہمارے ایک Colleague نے کل ایک بات کی تھی، Regularization، جتنے بھی پراجیکٹس ہیں، جو کل میرے Colleague نے بات کی تھی Regularization کے بارے میں، جتنے بھی پراجیکٹس ہیں، ان کے ملازمین کو، ان کے ساتھ ہم ہیں سر، اگر ان کو Regularize کیا جائے اور اس کے اوپر توجہ دی جائے، یہ بہت اہم ہے اور قبائلی اضلاع کے لئے سر، اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ریکویسٹ ہے جو پی ٹی سی فنڈ سے ایجوکیشن میں ٹیچرز Hire کئے تھے، ان کو 30 جون تک ہے، اس کے بعد ان کو فارغ کیا گیا ہے، اگر ہو سکے تو ان کو بھی Regularize کیا جائے کیونکہ سال ڈیڑھ سال سے یہ لوگ پڑھا رہے ہیں آپ کے بچوں کو، ہمارے ابھی بھی اگر میں بتاتا چلو ں، ہمارے حلقے میں چودہ سکولز جو گرلز کے ہیں اور اسی طرح اور بھی وہ بند پڑے ہیں، اگر ان کو بھی ہم فارغ کر دیں تو تقریباً اس کی (تعداد) اور بھی ہو جائے گی زیادہ، تقریباً یہ بیس سے اوپر پچیس چالیس تک ہو جائیں گے، تو یہ بھی ضروری ہے، اگر ان کو پہلے اگر Regularize کیا جائے تو یہ بہت اچھی بات ہو گی اگر نہیں ہو سکتا تو اس کو Extend کیا جائے جو PTC Fund تھے جن جن ٹیچرز کو Hire کیا ہے۔ اس

کے علاوہ سر،ہیلتھ جو ہے،ہیلتھ کے حوالے سے اگر میں یہاں پر جتنے بھی Colleagues ہیں،اپنے اپنے حلقے کے بارے میں بات کرتے ہیں،اپنے ضلع کے بارے میں بات کرتے ہیں تو میرا حلقہ اور میرا ضلع بہت پسماندہ ہے، خاص کر میرے حلقے میں سنٹرل کرم جو ایک تحصیل ہے، وہاں پر نہ ایجوکیشن ہے، نہ ہیلتھ ہے، کوئی بھی کسی بھی ادارے کا وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے، اگر اس کے لئے ایک اسپیشل پیکیج کی منظوری دی جائے تو آپ کی اور آپ کی حکومت کی بڑی مہربانی ہوگی، خاص کر وہاں پر ٹی ایچ کیو ہسپتال صدہ وہاں پر جناب سپیکر، تقریباً چھ سو پلس او پی ڈی روزانہ ہوتے ہیں تو اس کے لئے اگر فنڈز زیادہ کیا جائے یا اس کو Upgrade کیا جائے ٹائپ سی میں یا ٹائپ ڈی میں، جس طرح ہمارا ڈی ایچ کیو ہسپتال پاڑاچنار جو ہے وہ ماشاء اللہ اچھا ہے، پھر بھی اس کے لئے ضروریات ہیں لیکن اگر اس کو Upgrade کیا جائے تو سر، آپ کر سکتے ہیں اور اس کا مطلب جو چھ سو پلس او پی ڈی ہو، تو یہ بہت ضروری ہے،اس کے لئے فنڈ۔اس کے علاوہ سر، بی ایچ یوز، بی ایچ یوز جو ہیں، ہمارے حلقے میں ایک ڈسپنسر تک نہیں ہے، دوائی کی تو الگ بات ہے، کوئی مطلب اس طرح نہیں کہ کسی کا بلڈ پریشر چیک کرے، جو بھی ہو، یہ بھی بہت بڑے مسئلے مسائل ہیں،اس کے اوپر توجہ دی جائے۔اس کے علاوہ روڈز جتنے بھی ہوں، سی اینڈ ڈبلیو ہو یا پی ایچ اے ہو، وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے، 2018 سے لے کر ابھی تک جتنے بھی منصوبے، جو بھی پراجیکٹس ہیں، روڈز ہیں، ایک بھی مکمل نہیں ہے، وہاں پر سر، Thirty percent سے زیادہ کام کسی بھی، کسی بھی ادارے نے نہیں کیا ہے تو سر، اس پہ توجہ دی جائے، خاص کر یہ بات کی جارہی ہے کہ Three percent جو این ایف سی ایوارڈ میں قبائلی اضلاع کو ملنے والا تھا، ابھی نہیں دے رہے ہیں، تو سر، یہ آپ کی حکومت سے ہمارا گلہ ہے۔ پچھلے ادوار جو تھے، پچھلا دور جو تھا اس میں بھی آپ کی حکومت، یہاں پر صوبے میں بھی تھی اور وفاق میں بھی تھی، تو اس میں یہ کیوں نہیں پورا ہوا، جو سو(100)ارب روپے تھے وہ نہیں ملے، یہ جو کہہ رہے ہیں کہ دوسرے صوبوں نے ہمیں کچھ نہیں دیا، تو سر، مجھے تو کوئی Cause نہیں مل رہا کہ ہم عدالت میں، سپریم کورٹ میں، ہائی کورٹ میں اس کے اوپر بات کر لیں تو یہ بھی ضروری ہے، اگر اس کے اوپر توجہ دی جائے۔اس کے علاوہ سر، صحت کارڈ یا جو ہے، اس کے اوپر ہمارے سارے Colleagues نے بات کی ہے، تو سر، ایریگیشن جو اس میں ہے، سر، سب نے یہ بات کی ہے، جو طوفانی بارشیں ہو چکی ہیں، دریائے کرم، سر، ہمارے کرم کا جو ہے، کرم نام سے ایک دریا ہے، اس نے وہاں ہمارے علاقے میں بہت سی تباہی مچائی ہے، کھیتوں کے لئے حفاظتی پشتوں کی ضرورت ہے اور اس کے علاوہ جتنی فصلیں ہیں، وہ لوگوں کا

نقصان ہو چکا ہے، اس کا ازالہ کیا جائے اور اس کے علاوہ سر کرم کے حالات بہتر کرنے کے لئے ایک طریقہ کار دیا جائے تو یہ بھی بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: ریاض خان۔

جناب محمد ریاض: اور سر، بات تو بہت دل چاہتا ہے لیکن ٹائم نہیں ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب جلال خان۔

جناب جلال خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں اللہ کا بہت بہت شکر گزار ہوں جس نے مجھے یہ موقع دیا کہ ادھر اس ایوان میں آکر اپنے عوام کے حقوق کے بارے میں بات کر سکوں۔ جناب سپیکر، جب میں اس اسمبلی میں آیا تھا تو میں اس سوچ سے آیا تھا کہ ادھر سے ماشاء اللہ ہمارے بہت سینیئر سیاستدان بیٹھے ہیں، بہت معزز ممبران بیٹھے ہیں، ان سے کچھ سیکھنے کو ملے گا لیکن Unfortunately ہم لوگ Class K.G کے سٹوڈنٹس کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ جناب سپیکر، آج سوال میرے حلقے اور آپ کے حلقے کا نہیں ہے، جناب سپیکر، آج سوال ہے ہمارے صوبے کا، ہمارے صوبے کے اوپر جناب سپیکر، تیرہ سو (1300) پلس ارب روپے قرضہ چڑھا ہے، جب تک ہم لوگ ایک ہو کر ایک Page پر بیٹھ کر یہ نہ سوچیں کہ اس صوبے کا قرض کیسے اتارا جائے، اس صوبے کی فلاح و بہبود کے بارے میں نہ سوچا جائے، یہ ایک دوسرے کے اوپر تنقید کرنا کہ آپ کا لیڈر یہ اور میرا لیڈر یہ، گپ شپ ہے سر،، مذاق ہے، میرا حلقہ یہ دس کلو میٹر پہ ہے، اس ایوان سے دس کلو میٹر پر میرا حلقہ ہے، یقین کریں کہ لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، نہ پینے کا صاف پانی ہے، نہ بجلی ہے، نہ گیس ہے، نہ ان کے ساتھ کھانے کو کھانا ہے اور ہم لوگ ادھر ایک دوسرے کے اوپر تنقید کرنے میں لگے ہوئے ہیں، خدارا اللہ اور اللہ کے رسول کی خاطر ایک ہو کر اس صوبے کے بارے میں سوچیں۔ جناب سپیکر، میں تھوڑا بجٹ پہ آتا ہوں، جو So called budget پیش ہوا ہے، یہ کیسے Surplus budget ہو گیا جس میں Foreign Project Assistance کے ایک سو چودہ (114) ارب روپے ان کو واپس نہیں ملے، How can you call it a surplus budget, ایشین ڈیویلپمنٹ بینک اور جو دوسرے ادارے ہیں، ان کے تقریباً چھ سو بتیس (632) ارب روپے قرضہ ابھی بھی ہمارے اوپر ہے اور ان کو واپس نہیں ہوا۔ جناب سپیکر، تیس ارب روپے جی پی فنڈ سے لئے گئے جو سرکاری ملازمین کا حق ہے اور اس پر سوات ایکسپریس وے بنایا ہوا ہے، یہ میرا سوال فنانس منسٹر صاحب سے ہے کہ وہ پیسے آیا اس جی پی فنڈ میں واپس ہوئے یا

نہیں ہوئے؟ جناب سپیکر، ہم تو باقی صوبوں کے ساتھ خود کو Compare کررہے ہیں لیکن Unfortunately ٹی وی میں بیٹھ کر یہ فلمی ڈائیلاگ سے کوئی صوبہ نہیں چلاتا ہے، دوسرے صوبوں میں جو Facilities لوگوں کو مل رہی ہیں، عوام کو مل رہی ہے، سرکاری ملازمین کو مل رہی ہیں For example یوٹیلٹی الاؤنس کے ہوگئے، وہ ہمارے صوبے میں بھی ملنے چاہئیں، ایک تجویز ہے۔ اچھا، ایک interesting بات ہے جناب سپیکر، جو ہمارے پی ایم ایس اور پی اے ایس کے ملازمین ہیں، ان کو ڈیپوٹیشن پہ ادھر سے ادھر بھیج دیا اور ادھر سے ادھر بھیج دیا، اس سے نہ صرف ہماری گورننس کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ ہمارے پی ایم ایس اور پی اے ایس کے جتنے بھی ملازمین ہیں، وہ بھی De motivate ہوتے ہیں، تو یہ ایک ریکویسٹ ہے کہ ان سب کو اپنے اپنے محکمے میں بھیجا جائے۔ جناب سپیکر، میں حلقے پہ کچھ الفاظ بولوں گا، پچھلے ہفتے میں رات کو Late hours میں نکلا جناب سپیکر، پچھلے ہفتے میں رات کو تقریباً گیارہ بارہ بجے کے قریب اپنے حلقے میں Round لگانے کے لئے نکلا، یقین کریں جناب سپیکر، کہ ادھر پہ جو میں نے حالات دیکھے، جو یہ Drug addicted لوگ دیکھے جناب سپیکر، وہ کسی کے بھائی ہیں، کسی کے بچے ہیں، کسی کے لخت جگر ہیں، اور ہزاروں کی تعداد میں، جناب سپیکر، Narcotics کی روک تھام کے لئے ہماری کیا پالیسی ہے؟ یہی پالیسی ہے کہ ہماری Law Enforcement Agencies ان کو پکڑ لیتی ہیں اور ہمارے معزز کچھ ممبران ہیں، وہ آجاتے ہیں اور ان کو چھڑا کے لے جاتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں جناب سپیکر، جو Drug lords اور Drug dealers ہیں، ان کو بیچ چوراہے پر لٹکانا چاہیئے۔ جناب سپیکر، وہ ہمارے بچے ہیں، ان میں آپ کا بھی بچہ کل ہو سکتا ہے، میرا بھی بچہ ہو سکتا ہے، Basic needs پر ہمیں Focus کرنا چاہیئے کہ ہمارے عوام کے جو Basic needs ہیں، وہ ان کو ملنے چاہیئے لیکن نہیں ہم لوگ تنقید پہ تنقید، تنقید پہ تنقید اس سے فارغ نہیں ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے جو بہت نزدیک ادھر پہ حلقہ ہے، تقریباً دس کلومیٹر پہ ہے، ادھر نہ کوئی Rehabilitation centre ہے، نہ کوئی Narcotics کی روک تھام کا کوئی وہ ہے، جناب سپیکر، Law Enforcement Agencies کام نہیں کر رہی ہیں لیکن کیوں کام نہیں کر رہی ہیں؟ ان کی بھی مجبوری ہے، ان کو نہ کوئی نئی ٹیکنالوجی دی جارہی ہے، نہ کوئی Facilities دی جارہی ہیں جناب سپیکر، اچھا پبلک ہیلتھ اور ڈبلیو ایس ایس پی ایک ایک مہینے سے جناب سپیکر، لوگوں کے ٹیوب ویل خراب ہے اور ہمارے ادارے کام نہیں کر رہے ہیں کہ اس کو ٹھیک کر لیں، ہم لوگوں کو جناب سپیکر، ہمیں

جو لوگوں نے ووٹ دیا ہے، عوام نے ووٹ دیا، اس لئے نہیں دیا کہ ہم لوگ ادھر آ کر ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے رہیں۔ جناب سپیکر، ٹائم آپ کا زیادہ نہیں لوں گا، آخر میں علامہ اقبال کے ایک شعر کے ساتھ میں اختتام کروں گا:

؎ حیرت ہے کہ تعلیم و ترقی میں ہے پیچھے
حیرت ہے کہ تعلیم و ترقی میں ہے پیچھے
جس قوم کا آغاز ہی اقراء سے ہوا تھا

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: محترمہ شہلا بانو صاحبہ۔

<u>محترمہ شہلا بانو</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، اور جناب سپیکر، یہ حکومت تو خود بھی کہہ رہی ہے کہ یہ غیر قانونی بجٹ ہے، آٹھ مہینے کا اس کا جو Caretaker setup تھا، یہ میری سمجھ سے باہر ہے کہ پھر یہ غیر قانونی بجٹ قانونی کیوں بنایا جارہا ہے؟ عوام خیبر پختونخوا کے عوام کے ساتھ یہ ظلم کیوں کیا جارہا ہے؟ اس بجٹ کو پاس کروا کر، تو میری تو ہم سب کی، بلکہ یہی ہم جو اپوزیشن والے ہیں، ہماری یہی رائے ہے کہ اس بجٹ کو پاس ہمیں نہیں کرنا چاہیئے، اس کو پبلک کمیٹی میں اور باقی کمیٹیوں میں بھیجنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ دس سال سے ہم اس گورنمنٹ کے بجٹ دیکھ رہے ہیں، آج تک ہمیں پتہ نہیں چلا کہ یہ بجٹ جاتے کہاں ہیں؟ نہ ہمیں کوئی انفراسٹرکچر نظر آتا ہے، نہ کوئی تعلیمی میدان میں کوئی کام نظر آتا ہے، نہ کوئی یونیورسٹی، نہ کوئی سکول، نہ کوئی روڈ، نہ کوئی سڑک ہمیں نظر آتی ہے اور اس میں یہ کہ ان کی Directionless گورنمنٹ رہی ہے شروع سے، اگر Direction ہوتی ہے تو شاید ہمارا صوبہ Default کی طرف نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ ان کا ایک ہی میگا پراجیکٹ جو ہم نے دیکھا ہے، وہ ہے بی آر ٹی، تو بی آر ٹی پہ تو ہزاروں سوال اٹھے ہوئے ہیں، اس کی کرپشن کو بھی دیکھ لیں، اس کی Mismanagement کو دیکھ لیں، Ill planning کو دیکھ لیں تو یہ ایک بوجھ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے تو اس پہ بھی یہ اگر اتنا ایک میگا پراجیکٹ تھا تو وہ بھی سوائے بوجھ کے علاوہ صوبے پہ میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ پھر یہ بات کرتے ہیں Transparency کی اور Zero tolerance کی کہ ہم کرپشن میں Zero tolerance رکھتے ہیں، تو Transparency کا تو یہ عالم ہے کہ جتنے میگا پراجیکٹس میں کرپشن آئی، چاہے وہ بی آر ٹی ہے، چاہے وہ مالم جبہ ہے، چاہے بلین ٹریز سونامی ہے، تو سب کی انکوائری ٹھپ کرادی، تو

اس میں کوئی آج تک ہمیں نہیں پتہ چلا کہ کرپشن کیا ہوئی، کس طرح ہوئی؟ تو سب کچھ ان کو بند کرادیا، بی آر ٹی سمیت ہر کرپشن بند کرادی۔ اب وفاق میں ان کے ساڑھے تین سال ہوئے ہیں اور اس میں KP صوبہ ملاکر اب یہ پندرواں سال بھی ہو جائے گا، شروع ہے لیکن ابھی تک ان کا وہی رونا ہے، پرانی حکومتوں نے یہ کر دیا وہ کر دیا، تو آپ نے خود ساڑھے تین سال کے اس میں کیا کیا، وفاق میں کیا کیا؟ آپ کا یہ Tenure بھی شروع ہے، تو اس میں آپ نے کیا کیا؟ اس کے علاوہ ان کا جو Victim card، یہ لوگ بہت کھیلتے ہیں، تو Victim card کے لئے یہ میں کہوں گی اگر آپ لوگ ریاست پر حملہ آور نہ ہوتے تو آج آپ لوگوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے، شاید یہ نہ ہوتا، وہ جب ریاست پر حملہ آور ہوتے ہیں تو آپ کے گلے میں شاید پھولوں کے ہار کوئی نہیں ڈالتا، آپ لوگوں کو جیلوں میں ہی بھیجا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، میرا تعلق ایبٹ آباد سے ہے، تو ایبٹ آباد کا جو ہمارا ایوب میڈیکل کمپلیکس ہے، اس میں میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ 2015 میں ایک ایکٹ پاس کیا گیا، Health Reforms Act، اس کے جو بنانے والے تھے وہ ڈاکٹر برکی تھے، عمران صاحب کے کزن جو کہ امریکہ کے رہائشی، ان کا شاید صوبے کے عوام کے ساتھ اتنا کوئی تعلق نہیں تھا کہ وہ اس کے پہچان سکتے Dynamics، وہ سارا کچھ، اس کے وہ خود بن گئے، پالیسی جو تھی، وہ اس کے پالیسی بورڈ کے چیئرمین بن گئے، اس کے بعد اپنی مرضی کی تعیناتیاں کیں، ہر ہاسپیٹل میں اپنی مرضی کی تعیناتیاں کر کے اور وہ Fake اور غیر ضروری پوسٹس Create کر دیں اس کی وجہ سے لاکھوں کا ہمارا بجٹ، ہمارا اربوں کا بجٹ جو لاکھوں کی تنخواہیں ان کو دے کر اربوں کا بجٹ پہ ڈاکا ڈالا گیا، ہمارے KP کے اربوں کا بجٹ، اس کو ٹیکہ لگایا گیا۔ اس کے علاوہ جو ایوب میڈیکل کمپلیکس کے اپنے جو چیئرمین لگائے گئے، شوکت خانم سے ڈاکٹر عاصم، تو ڈاکٹر عاصم نے بھی کرپشن کا بازار گرم کیا ہے، ایم آر آئی مشین جو انہوں نے منگوائی خریدی، اس پہ لاکھوں کی کرپشن کا سارا ثبوت ہے لیکن ان کو ہٹادیا گیا، بغیر کسی احتساب کے ان کو ہٹادیا گیا اور آج تک پتہ نہیں چلا کہ اس پیسے کا کیا ہوا؟ اس کے علاوہ ہسپتال میں مریضوں کے برے حالات ہیں، یہاں پہ Dialysis mechines کی کمی ہے، یہاں پر جو دل کے سرجری کا جو وارڈ ہے وہ بند پڑا ہے۔ اس کے علاوہ ادویات بھی میسر نہیں ہیں مریضوں کو اور یہاں پہ جو زیادہ تر مریض آتے ہیں، ان کو Refer کر دیا جاتا ہے پرائیویٹ ہاسپٹلز، پرائیویٹ کلینکس میں، تو بس میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بے شک ہم مختلف جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہمارا صوبہ تو ایک ہی ہے تو ہمیں صوبے کے لئے سوچنا چاہیے مل کر، بجائے ہم فساد کی انتشار کی

سیاست کریں، اس صوبے کے جو Main جو بچا ہے، عدم استحکام ہے، معاشی اور سیاسی، وہ صرف انتشار اور فساد کی سیاست کی وجہ سے آج یہ والی سیاست چھوڑ دیتے ہیں تو آج ہم سے اچھا صوبہ کوئی نہیں ہو سکتا تو مل کر کام کرنا فساد اور انتشار سے ہٹ کر۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ بولنا چاہیں گی۔

جناب نیلوفر بابر: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے موقع دیا، میری طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں ہے، گلہ بھی خراب ہے، زکام ہے مگر پھر بھی میں بولنا چاہونگی کیونکہ مجھے میری پارٹی نے اس لئے یہاں پہ بھیجا ہوا ہے کہ میں کچھ بولوں اپنے عوام کے لئے، اپنی خواتین کے لئے کیونکہ ہم لوگ یہاں آئے ہوئے، میرے سارے بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، تو وہ بولتے رہتے ہیں تو مجھے خواتین کے لئے بولنا چاہیے، تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ جو بجٹ ہے، تو آپ خود کہتے ہیں بوگس ہے، نامنظور ہے، تو اس میں کچھ بولوں گی نہیں، تو آنے والے بجٹ میں اگر آپ خواتین کو آگے رکھیں اور خواتین کیلئے کچھ فلاحی کام کیلئے کوئی اچھا سا پیکج دیں تو وہ آپ کا بڑا شکریہ ہوگا، تو میں آپ کی شکر گزار ہوں، میں نے کوئی تیاری بھی نہیں کی تھی مگر پھر بھی میں کھڑی ہو گئی، میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب اکبر ایوب خان۔

جناب اکبر ایوب خان: جی شکریہ جناب سپیکر، بہت بہت مہربانی سپیکر، ہماری محترمہ ایم پی اے صاحبہ ایبٹ آباد سے، انہوں نے چند چیزوں پہ نام لے کر کہا جی کہ بی آر ٹی میں کرپشن ہوئی ہے، بلین ٹریز سونامی میں کرپشن ہوئی ہے، ایبٹ آباد میڈیکل کمپلیکس میں ایم آر آئی مشین لی گئی ہے، کرپشن ہوئی ہے، میں بی بی سے ریکویسٹ کروں گا، بی بی، پلیز ثبوت بھی لائیں، نیب ادارے ویسے بھی ہم سے بہت محبت کرتے ہیں، پی ٹی ائی والوں سے، اس سے اچھے دن آپ کو نہیں ملیں گے۔ جتنی درخواستیں دے سکتے ہیں، لائیں، ان کے ساتھ ادھر ادھر، ان کے سامنے پیش کریں ثبوت اور جس نے بھی کرپشن کی ہے، کسی ہمارے والے نے بھی کرپشن کی ہے، ہم کسی کی بھی، ہم کسی کو Protect کرنے کے لئے یہاں نہیں بیٹھے ہوئے۔ (تالیاں) اور جہاں تک بار بار اس ایوان میں بات ہوتی ہے جی، پچھلے دس سال، پچھلے دس سال، پچھلے دس سال کا جو ریزلٹ ہے، وہ ایوان میں آپ سب کے سامنے ہے، تعداد اپنی بھی دیکھ لیں اور تعداد ہماری بھی دیکھ لیں، عوام فیصلہ کرتے ہیں، یہ کارکردگی اور یہ ریزلٹ ہے، تو آپ کو اگر کوئی کسی پہ اعتراض ہے، کسی کرپشن پہ، ہم کسی کو Protect کرنے کے لئے نہیں بیٹھے ہوئے، آپ بالکل جو متعلقہ ادارے ہیں، وہاں جا

کر درخواستیں دیں، وہاں جاکر انکوائری کا حصہ بنیں، اپنے ثبوت پیش کریں تاکہ اگر کسی نے کرپشن کی ہے، اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جاسکے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب مخدوم زادہ آفتاب حیدر صاحب۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: شکریہ جناب سپیکر، کہ آج آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بات کرنے کا موقع فراہم کیا، میرا تعلق ڈیرہ اسماعیل خان سے ہے اور ایک روحانی گھر سے تعلق رکھتا ہوں، تیسری نسل سے عوام کی خدمت میں نمائندگی کر کے اس ایوان میں پہنچا ہوں، ہم یہاں پہ جب ہمیں لوگ Elect کر کے بھیجتے ہیں تو ان کو ہم سے کچھ امیدیں وابستہ ہوتی ہیں، وہ اپنے دکھوں کا مداوا اور مسیحا سمجھ کر ہمیں اس ہاؤس میں بھیجا کرتے ہیں لیکن ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ یہ ایوان ایک معزز ایوان ہے، یہاں پہ تہذیب اور روایات کے ساتھ ہم نے زندگی گزارنا ہوتی ہے اور چلنا ہوتا ہے لیکن جب بدقسمتی سے ہم نے پہلا دن دیکھا یہاں پہ تو میں دلی طور پہ بہت خفا تھا کہ جو ہمارے بزرگوں نے اس ہاؤس کی روایات بتائی تھیں، آج وہ کہیں نظر نہیں آرہیں، شکر الحمد للہ سپیکر صاحب، آپ کی محنت سے اور ان سینیئر ارکان کی محنت سے جو آج ایک ماحول بنا ہوا ہے تو میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت کوئی کسی کے اوپر الزام تراشی کر رہا ہے، کوئی کسی کے اوپر الزام تراشی کر رہا ہے، ہم کو جس مقصد کے لئے ہمارے لوگوں نے اسمبلی کے فلور تک بھیجا ہے، اس کی باتیں کم ہو رہی ہیں، میں ڈی آئی خان کے اس حلقے سے تعلق رکھتا ہوں جہاں سے وزیر اعلیٰ صاحب ایم این اے کا الیکشن بھی جیت چکے ہیں، اس کے بعد ابھی ان کے بھائی بھی الیکشن جیت چکے ہیں، میرا حلقہ، جس طرح ایگریکلچر کی میں بات کروں تو ڈی آئی خان میں سب سے زیادہ Irrigated area جو ہے وہ تحصیل پہاڑپور ہے جہاں پہ شوگر انڈسٹری ہے، جہاں سے Dates کا بہت بڑا کاروبار ہوتا ہے، کھجور کا، لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ آج تک ہمارے صوبے نے اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے پچھلے دس سال میں کوئی کام نہیں کیا۔ جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں کہ ہم نے کسانوں کے لئے زراعت میں کیا کیا؟ تو ڈی اے پی کا اور یوریا کا ریٹ جہاں تک پہنچ چکا، اس سے تو کسان کا جینا وبال ہو گیا ہے، وہ کہاں سے کمائے گا، کیا اس پہ ہم نے کوئی سبسڈی دی؟ تو پچھلے دس سالوں میں کوئی سبسڈی نہیں آئی اس کے اوپر۔ اس کے علاوہ بات کریں ایجوکیشن سیکٹر کی، میں وزیر تعلیم صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آئیں پہاڑپور کا ایجوکیشن سسٹم دیکھیں جو 2013 سے پہلے پورے ضلع کا ٹاپ کا سسٹم تھا، پچھلے دس سالوں سے برباد پڑا ہے، ایک ڈگری کالج دس سالوں میں نہیں بنایا گیا اور جہاں

تک اس کی بلڈنگز کی، پہاڑپور کی بچیوں کے کالج کی بلڈنگ کی یہ کنڈیشن ہے کہ وہ ہر سال احتجاج کرتی ہیں، دس سالوں سے ان کی آواز ان ایوانوں تک کوئی نہیں پہنچا رہا، تو مہربانی کر کے آپ وزٹ کریں اور پہاڑپور کے ہائر سیکنڈری سکول کی جو بلڈنگز ہیں، جو کالجز کی بلڈنگز ہیں، ان کا آپ سروے کریں، ان کا آپ چکر لگائیں تاکہ دیکھیں، یہ جہاں پہ بیٹھی ہیں، کیا یہ بیٹھنے کی قابل بلڈنگز ہیں؟ اس کے علاوہ ایری گیشن کی میں بات کرتا ہوں، میری تحصیل پہاڑپور ایری گیشن کے حساب سے سب سے زیادہ Revenue generate کرتی ہے، سب سے زیادہ ریونیو وہاں پہ جہاں پہ Drains کی کوئی صفائی نہیں ہے، نہروں کی کوئی صفائی نہیں ہے جس کے اوپر اس علاقے میں سیلاب آتے ہیں، نہریں اور Drains چوک ہو جاتے ہیں اور سارا پانی دیہی علاقوں میں گھس جاتا ہے، تو ہم آپ سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ایری گیشن کے اوپر جتنا پیسہ آتا ہے، ہمیں اس کا حساب دیا جائے کہ Drains اور نہروں کی صفائی پہ کتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے؟ اس کے علاوہ ایک بہت بڑی صنعت تھی پراپرٹی کی، ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے جب سے Twenty three percent اس کا کیا ہے تو آپ کا ریونیو کم ہوا ہے، لوگ رجسٹری کی طرف جا رہے ہیں اور انتقالات بند ہو کر رہ گئے ہیں، آپ مہربانی کر کے اس تیئیس پرسنٹ کو دوبارہ دو پرسنٹ پہ لے کر آئیں یا پچھ پرسنٹ جو تھا اس پہ اس کو مقرر کریں، یہ ہماری آپ سے گزارش ہے۔ جہاں تک ہیلتھ کی بات کی جاتی ہے تو میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب وہاں سے ایم این اے بن چکے ہیں اور جب وہ وزیر تھے تو اس حلقے کے ایم این اے تھے، آج پہاڑپور ہسپتال میں اپ دیکھیں کہ کیا حالات ہیں؟ آپ کا Operation Theater کام نہیں کر رہا، اتنی بڑی تحصیل میں کوئی Trauma centre نہیں ہے، تو مہربانی کر کے وزیر صحت صاحب سے کہیں کہ ضرور وہاں کا وزٹ کریں اور ہماری باتوں پہ آپ بالکل یقین نہ کریں، آپ آئیں دیکھیں کہ کیا یہ علاقے کی ضرورت ہے، کیا ان لوگوں کا حق بنتا ہے، کیا یہ خیبر پختونخوا کے لوگ ہیں یا نہیں ہیں یا انہوں نے کوئی قربانیاں دی ہیں اپنے صوبے کے لئے کہ نہیں دی ہیں؟ تو اس کے علاوہ ہیلتھ کارڈ میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ پی ٹی ائی کا ایک اچھا اقدام ہے، ہیلتھ کارڈ ہم اس کو سراہتے ہیں لیکن جب بھی کوئی پالیسی بنتی ہے، پہلی دفعہ اس کے نقائص کا پتہ نہیں چلتا، جب اس کے نقائص سامنے آتے ہیں تو گورنمنٹ کا فرض ہوتا ہے کہ اس کے نقائص دور کئے جائیں۔ ہیلتھ کارڈ ایک اچھا پراجیکٹ ضرور ہے لیکن پرائیویٹ ہاسپیٹلز جتنے ان سے کما رہے ہیں، اس پہ کوئی یہ نہیں بتا رہا کہ کتنا ان کو جا رہا ہے اور وہ سرکاری ہسپتال Damaged ہو رہے ہیں اور پرائیویٹ دن بدن آگے ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے

علاوہ روڈز اور Maintenance جناب والا، ہمیں یہ بتایا جائے کہ ڈی آئی خان میں چار شوگر ملیں کام کر رہی ہیں، ہمارا Sugar cess میں کتنا پیسہ ہر سال گورنمنٹ کے خزانے میں جاتا ہے اور ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ ان میں وہ پیسہ ڈی آئی خان میں کس حد تک لگ رہا ہے اور کتنا ہمیں اس پہ شیئر دیا جا رہا ہے؟ اس کے علاوہ Law and Order کی Situation اس صوبے میں آپ سب لوگوں کے سامنے ہے، ہماری پولیس جو قربانیاں دے رہی ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں لیکن آپ یہ بتائیں کہ ہم اپنے صوبے کی پولیس کو تنخواہیں کتنی دے رہے ہیں؟ ہم ان سے شہادت تو مانگتے ہیں لیکن ان کے بچوں کے مستقبل کے لئے ہم کیا سوچ رہے ہیں؟ آپ کی پولیس میں جو غازی ہیں جو ان کو کچھ نہیں دیا جاتا، تو مہربانی کر کے ان کا اچھا اور دوسری بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: مخدوم صاحب، Kindly اسے Sum up کریں۔

مخدوم زادہ محمد افتاب حیدر: سر، دو منٹ، دو منٹ، ہم آئے اس لئے ہیں کہ ہم آپ تک یہ باتیں پہنچا سکیں، ایک سونوے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عرض سن لیں، عرض سن لیں۔

مخدوم زادہ محمد افتاب حیدر: جی۔

جناب سپیکر: پھر بجٹ پہ آجائیں۔

مخدوم زادہ محمد افتاب حیدر: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر :بولنے دیں، چلیں۔

مخدوم زادہ محمد افتاب حیدر: ٹھیک ہے، تو ایک سونوے (190) لیٹر آپ دے رہے ہیں مہینے کا ایک گاڑی کو، تو ایک گاڑی ایک سونوے (190) لیٹر میں کتنا ایریا مار سکتی ہے؟ تو Kindly بجٹ میں، بجٹ کی طرف آجاتا ہوں، اس بجٹ میں ان کے Fuel کا اور گاڑیوں کی Maintenance کا بھی کچھ کر دیں کیونکہ یہ گاڑیاں اور تیل علاقے کے مشران Pay کر رہے ہیں، گورنمنٹ Pay نہیں کر رہی ہوتی بعد میں۔ دوسری بات یہ سر، کہ پچھلے دس سال سے پی ٹی ائی کی حکومت ہے، اب یہ گیارہواں بجٹ آپ لوگ پیش کر رہے ہیں، صرف آخری بات یہ کرنا چاہتا ہوں، آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا کہ ان گیارہ بجٹ میں آپ نے اس گورنمنٹ نے کتنا Loan اٹھایا ہے، آگے کتنا اٹھانا چاہتے ہیں اور وہ پیسہ آپ لوگوں نے کہاں پہ لگایا ہے؟ اس کی ڈیٹیل بھی اسمبلی میں فلور پہ دی جائے، ان باتوں کے ساتھ۔ باقی میرا علاقہ جو تحصیل پہاڑپور

ہے، یہ رقبے کے لحاظ سے، آبادی کے لحاظ سے بہت بڑا ایریا ہے اور میں نے ایک قرارداد بھی اس ہاؤس میں جمع کی ہوئی ہے کہ مہربانی کر کے آپ ہماری اس قرارداد سے میں اپنی ٹریژری بنچز سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ اگر میرے ضلع کی قرارداد آئے تو آپ مہربانی کر کے اسے منظور کیجئے گا۔ آخر میں سر، میں بات کرنا چاہتا ہوں ٹی ایم اے ایز کے اوپر، ہماری ٹی ایم اے کے آج دن، آج بھی لوگ احتجاج پہ بیٹھے ہیں کیونکہ سیلریز نہیں ہیں اور ہر چار چار، پانچ پانچ مہینے تک سیلریز نہیں ہوتیں اور جو ممبران آپ نے بنائے تھے کیونکہ آپ آئیڈیل بلدیاتی نظام لانا چاہ رہے تھے، دو سال ہو گئے، ان کے پاس ایک دستخط کا اختیار بھی نہیں ہے، تو Kindly ان کے حال پہ بھی رحم کریں اور جو نمائندے لوگوں سے Elect ہو کر آئے ہیں اور تحصیلوں میں بیٹھے ہیں یا ممبرز ہیں یا ویلج ناظمین ہیں، ان کے بارے میں بھی ضرور سوچا جائے۔ آخر میں میں بات کروں گا پبلک ہیلتھ کی، پبلک ہیلتھ کا یہ حال ہے کہ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ کوئی مشین Repair کر سکے تو مہربانی کر کے پبلک ہیلتھ کے سیکٹر میں خاص کر ڈی آئی خان کے علاقے میں آج اکیسویں صدی میں میرا ایک علاقہ ہے، گیلوٹی، ادھر پینے کا پانی نہیں ہے اور صاف پانی نہیں ہے، تین ایسی یونین کونسلیں ہیں جہاں پہ آرسینک ہے پانی اور لوگ دن بدن بیمار ہوتے جا رہے ہیں، تو مہربانی کر کے ان ساری باتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان کے اوپر اپنے احکامات صادر فرمائیں۔ بڑی مہربانی، بہت شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ جی۔

(خاموشی)

<u>جناب سپیکر:</u> لائق خان، آپ کچھ کہہ رہے تھے، آپ کچھ کہنا چاہتے تھے؟ نہیں، اس طرح Cross talk نہ کریں، آپ بیٹھ جائیں اپنی جگہ پہ۔ جناب زاہد چن زیب صاحب۔

<u>جناب زاہد چن زیب (مشیر برائے ثقافت و سیاحت):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی میرے بھائی نے جو ٹیکس کی بات کی صوبے میں لگانے کی، تو میں اپنے بھائی کے یہ گوش گزار کر دوں کہ یہ جو چار پرسنٹ سے پچیس پرسنٹ ٹیکس لگا ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ نے لگایا ہوا ہے ہم پہ، اور ہمارے صوبے کے اندر یہ ایک ریڑھ کی حیثیت رکھتا تھا، ہمیں یہ ٹیکس کی مد میں جو ریونیو اکٹھا ہوتا ہے، اس کی کچھ Percentage صوبے کو ملتی ہے، بقایا فیڈرل گورنمنٹ لیتی ہے اس کو، تو Kindly اس پہ غور کیا جائے اور یہ انہی کی بنائی ہوئی گورنمنٹ ہے فیڈرل کے اندر،

اوراس ٹیکس کو یہی Remove کر کے دوبارہ چار پرسنٹ پہ لے کرآ سکتے ہیں جبکہ ہمارا صوبہ اس ٹیکس کو اس میں نہیں لے کرآ سکتا۔ دوسرا، ابھی پچھلے دنوں پچھلا جو ہمارا اجلاس تھا، اس میں ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کچھ باتیں کہیں، اس میں ہماری بہن بھی موجود تھیں، یہاں پہ انہوں نے بھی کچھ باتیں کہیں، سپیکر صاحب، تھوڑا متوجہ ہو جائیں (قطع کلامیاں) وہ بولیں، دیکھیں گے تو بات کریں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی زاہد چن زیب صاحب۔

<u>مشیر برائے ثقافت و سیاحت:</u> تو سپیکر صاحب، جو ہمارے اپوزیشن لیڈر تھے، انہوں نے، جس وزارت کا میں حصہ ہوں، اس کے بارے میں کچھ چیزیں انہوں نے Disclose کی توان کے جو قائدین بیٹھے ہوئے ہیں تو اس میں جو PTDC کے ہوٹل تھے اس میں یہ انیس ہوٹل ہمارے پاس تھے جن میں سے سترہ فوج کے حوالے کئے گئے اور یہ نگران حکومت کا کارنامہ ہے اور اس میں پی ڈی ایم شامل تھی جب یہ ہوٹل دیئے گئے ان کو، ہوٹل تو چلے گئے، ہمارا بڑا ایک Asset تھے وہ، وہ ہم سے چلا گیا لیکن اس کے اندر سپیکر صاحب، جو کروڑوں کا سامان تھا وہ بھی انہوں نے ردی کر کے چھوڑ دیا وہاں پہ، اب اس کے خرچے کے لئے ہمیں Warehouse ڈھونڈنا پڑ رہا ہے، اب ہم اس سامان کو، ردی کے سامان کو Warehouse میں رکھیں گے، آپ یہ اندازہ کر لیں جو الزامات ہم پہ لگائے جاتے ہیں کہ انہوں نے دس سال میں یہ کر دیا، انہوں نے پانچ سال میں یہ کر دیا، میں ان سے ایک سوال کرتا ہوں کہ یہ آ جائیں، کسی ڈیپارٹمنٹ میں، خاص طور پہ میرے ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک فائل دس سال کے اندر کرپشن کی لا کر دیں، ایک لیٹر کیا ایک ہزار لیٹر پٹرول کا بھی حساب دوں گا۔ (تالیاں) دس سال کا بھی حساب دوں گا ان کو، لیکن یہ مفروضہ کہ یہ کر دیں گے، دس سال میں آپ نے یہ کر دیا، مفروضے نہ بیان کریں، اپوزیشن والے ہمیں وہ کارکردگی بتائیں، اس بندے کے خلاف Application دیں، اس کی درخواست دیں، اس کے ساتھ Proof دیں ہمیں، اگر ہم کام نہ کریں اڑتالیس گھنٹے کے اندر تو ہم اپنی وزارتیں چھوڑیں گے تمہاری خاطر اور بتائیں آپ، ہم ان شاء اللہ عمران خان کے سپاہی ہیں، کل جو لوگ بات کرتے تھے، ہمارے اوپر آپ پی ڈی ایم اور فوج مل کر 3 MPO لگاتے رہے، ہمارے حلقے کے اندر ہمارے بچوں کے نام یہ لوگ دیتے رہے فوج کو اور کہتے تھے یہ پکڑو، ان کو Arrest کر کے لاؤ، یہ کیا اب ہم سے بات کرتے ہیں؟ آج ہمارا ایک ایک بچہ کندن بن چکا ہے، فولاد بن چکا ہے، خدا کی قسم یہ کیا دس ایسے آکر

ہمارے پاس فوجی بیٹھ جائیں، بریگیڈئر بیٹھ جائیں، جنرل بیٹھ جائیں جنہوں نے ہماری بچیوں کو نہیں چھوڑا، ان ہم سے توقع کرتے ہیں کہ ہم ان کا ساتھ دیں، ہم کبھی بھی ان کا ساتھ نہیں دیں گے۔ (تالیاں) اس کے بعد میرے بھائیو! یہ تو جلسے کی عادت، جناب سپیکر، جناب سپیکر، میری بہن جو یہاں پہ بیٹھی ہوئی تھیں، وہ میری بہن جو یہاں پہ بیٹھی ہوئی تھیں، کل انہوں نے تقریریں کیں اور باتیں کیں، مجھے آپ یہ بتائیں، ہم اللہ کے کلام کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں، اوپر اللہ کا کلام لکھا ہوا ہے، مجھے بتائیں، یہ میری بہن ثوبیہ جو باتیں کر کے گئی تھیں یہاں پہ، یہ ایک لیڈی کو زیب دیتی ہیں؟ آپ یہ بتائیں، یہ ہماری آنے والی بچیاں ان سے کیا سبق سیکھیں گی؟ پہلے دن انہوں نے یہاں پہ گھڑی لہرائی اور ہمارے نوجوانوں کو Push کیا، جب آپ Push کرتے ہیں ان کو، کیونکہ جذبات کو اچھالتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> زاہد چن زیب صاحب، ان باتوں کو نہ چھیڑیں آپ۔

<u>مشیر برائے ثقافت و سیاحت:</u> تو پھر آپ کو جواب ملے گا (شور) اس کے بدلے میں ایک منٹ میں سپیکر صاحب کا جواب ملے گا۔ آپ یہ کیا کرتے ہیں، سپیچ کر کے خواتین کو ہمارے سامنے چھوڑ کر خود بھاگ جاتے ہیں۔ او بھائی! خود بیٹھو، سپیچ کی ہے، جواب لو ہم سے، آپ کیا کرتے ہو، خواتین بٹھا کر خود بھاگ جاتے ہو یہاں سے، یہ کیا بات ہوئی؟ ہم ان شاء اللہ آپ کو بتا رہے ہیں، ہمارے کیبنٹ کے بیس ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارے سی ایم صاحب نے یہ بیس ایسی مجاہد ان شاء اللہ دیئے ہیں، آپ کو کہہ دیا ہے، آپ ہم سے دو مہینے کا کیا ہم آپ کو دس دس سال کا حساب دینے کے لئے تیار ہیں ان شاء اللہ، جو حساب مانگ رہے ہیں لیکن حساب کے ساتھ Proof پیش کریں گے تو ان شاء اللہ آنے والے دنوں میں آپ کے جو چند نہیں دو ارکان بیٹھے ہوئے ہیں اپوزیشن میں، یہ جائیں ہمارے Proof لے کر آئیں اور ان شاء اللہ ہم آپ کو اڑتالیس گھنٹے میں جو ہم کہہ رہے ہیں، ہم آپ کو ثبوت دیں گے۔ بہت شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت شکریہ۔ جناب وزیر خزانہ صاحب، وزیر خزانہ صاحب، آپ اپنی Windup speech کر لیں، میرا خیال ہے کافی اس پہ بحث ہو گئی ہے، کافی باتیں ہو گئی ہیں۔ خالد خان! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ساری باتیں کریں۔ دیکھیں اس طرف یہ جتنے ہیں، ان سب نے مجھ سے وہ کہا تھا کہ ہم سارے بات کرتے ہیں مگر ایک Understanding develop ہو گئی تھی کہ ہم اپوزیشن کو ٹائم

دیتے ہیں، اپوزیشن اپنی بات کرلے، اس کے بعد وزیر خزانہ صاحب جو ہیں وہ Windup speech کریں گے تاکہ کل ہم Demands for grant پیش بھی کر سکیں اور اس پہ بات بھی ہو سکے۔ (مداخلت) اکبر ایوب خان بیٹھے ہیں، مجھے اعتراض نہیں ہے، مجھے اعتراض نہیں ہے مگر دو منٹ، پھر دو منٹ ہوتے نہیں ناں، آپ کیا کہتے ہیں؟ اچھا جناب وزیر محترم کل جو ہے تمام وزراء اپنی حاضری کو یقینی بنائیں، جتنے بھی آپ حکومتی وزراء ہیں، تاکہ Demands for grant پیش ہوں گی، ان پہ بات چیت ہو گی تاکہ وہ اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو Represent کرنے کے لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہوں۔ تو اکبر خان! پھر یہ سارے کہتے ہیں، تو دو دو منٹ ان کو دے دیں، خالد خان! آپ سے شروع کرتے ہیں۔ یہ خالد خان کا مائیک On کر دیں بھائی۔

<u>جناب خالد خان:</u> یہ لائق خان نے بند کیا ہے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو ٹھیک کریں گے، جی خالد خان۔

<u>جناب خالد خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آج جو ہم بجٹ پیش کرنے جا رہے ہیں تو اس میں تقریباً آٹھ مہینوں کا Interim government بجٹ ہے اور باقی جتنے بھی مہینے ہیں، یہ ہمارے Tenure کا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اپوزیشن آنریبل ممبرز کی طرف سے یہ بات بار بار دہرائی جا رہی ہے کہ بھائی جو ہم بجٹ پاس کر رہے ہے کہ یہ غیر آئینی ہے کیونکہ یہ Interim government کا بجٹ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آئین میں یہ بھی لکھا ہے، جب اسمبلی ٹائم پر Dissolve ہو جائے تو دو مہینے کے اندر اندر آپ نے الیکشن کروانا ہے اور آئین میں یہ بھی لکھا ہے کہ اسمبلی اگر ٹائم سے پہلے Dissolve ہو جائے تو تین مہینے کے اندر اندر آپ نے الیکشن کروانا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے پر اور اس وفاق پر جو ایک سال سے یہ حکومت چلی آ رہی تھی تو یہ کونسے آئین اور کونسے قانون کے تحت چلی آ رہی تھی؟ جناب سپیکر صاحب، Regime change کے بعد جب ہماری KP Assembly dissolve ہوئی تو اس وقت ہم نے 2023-24 کا بجٹ پیش کیا تھا، تو اس میں ہمارے Developmental side پر جتنے سیکٹرز تھے جن میں اے ڈی پی کی سکیم تھی، ڈی ڈی پی کی سکیم تھی، Regional developmental-wise scheme تھی، اس میں سر، ایسے Building-wise جو Due for completion کی جو کالجز کی سکیم تھی، Establishment of Higher Secondary Schools کی سکیم تھی، Up

Interim رکھی گئی تھی لیکن Allocation کی سکیم تھی سر، ان کے لئے اے ڈی پی میں gradation government نے اس Allocation کے باوجود ان سکیموں کو ریلیز نہیں کروایا، ان کے لئے فنڈز ریلیز نہیں کروائے اور یہ ان لوگوں کو صرف ریلیز کرواتے تھے جو ان کے لئے Accesses ہوتے تھے یا ان کا کوئی کسی واسطے سے ان کے پاس Approach ہوتا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، اسی Allocation کی وجہ سے ان سکیموں کو پیسے نہ دینے کی وجہ سے سر، آج جو لوگ ان سے امیدیں وابستہ رکھے ہوئے تھے، آج وہ کنٹریکٹرز ابھی Revise پر جا رہے ہیں کہ جب وہ Revise پر جائیں گے کیونکہ ان کی Estimated cost میں وہ سکیمیں Complete نہیں ہو رہی ہیں، جب وہ Revised estimate پر جائیں گے تو جناب سپیکر صاحب، Automatically اس کی Estimated cost بڑھے گی، یہ نقصان اس صوبے کو اٹھانا پڑے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میری ابھی ایک ریکویسٹ ہے کہ Already اس اے ڈی پی میں جو ابھی ہم جو بجٹ پاس کر رہے ہیں اس میں Developmental کے لئے بھی کچھ پیسے رکھے گئے ہیں اور منسٹر صاحب بھی سپیچ کے مطابق Ninety six billion ابھی ہمارے ساتھ Surplus ہیں، تو میری سر، یہ ریکویسٹ ہو گی کہ وہ Development side کو اور یہ Surplus amount جو ان کے پاس بچا ہوا ہے، اگر یہ Developmental side میں اس کو ڈال دیں تو اس سے ایک تو جو Throw forward liabilities ہیں، وہ بھی کم ہوں گی اور دوسری بڑی بات یہ ہے کہ ابھی جو ہماری سکیمز ہیں وہ بھی Complete ہو جائیں گی۔ سر، 2022-23 میں ہیلتھ کے سیکٹر میں سر، ایک Strengthening of BHUs کی ایک سکیم رکھی گئی تھی جو اس میں بہت سے ڈسٹرکٹس شامل تھے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: خالد خان۔

<u>جناب خالد خان</u>: سر، ایک منٹ، ہمارا چارسدہ بھی اس میں شامل تھا لیکن سر، اس میں یہ تھا کہ جو ہم نے بی ایچ یوز کی جو Rural side پر ہیں، ان کی ہم نے اب انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا ہوتا ہے، اس میں سر، ہم نے ڈاکٹرز کو، ان کی پوسٹس کو Fill کرنا ہوتا ہے، اس میں Renovation کروانا ہوتی ہے، وہ Basic need جو ہے اس کو Provide کرنا ہوتی ہے لیکن سر، Interim government کی وجہ سے ابھی تک وہ سکیم Implement نہیں ہوئی تو میری سر، Kindly یہ ریکویسٹ ہو گی کہ بھئی جو Basic Health Units ہیں، سر، وہ فرسٹ ایڈ کی طرح یہ کام کرتے ہیں، اس سے لوگ

Facilitateہوتے ہیں، ,Kindly Sir اگراس اے ڈی پی میں آنے والے، یہ سننے میں بھی آرہا ہے کہ اے ڈی پی کو یہ Rationalize کر رہے ہیں اور تقریباً پانچ سو (500) بلین کی جو ہے سکیمز Dropہو رہی ہیں۔اگرآپ سر، یہ Strengthen of BHUs کو سکیم میں ضرور شامل کرنے کے لئےایک Need base ہے۔ سر، میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جو بجٹ سے ہٹ کرہے سر، وہ لوڈ شیڈنگ کی بات ہے سر، لوڈشیڈنگ تو سر، آج کل پورے صوبے میں ہو رہی ہے لیکن اگر میں اپنے حلقے کی بات بتاؤں، قسم سے سر ہر فیڈر پر بیس بیس گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے اور سر، پہلے اس طرح کا ہوتا تھا کہ یہ واپڈاہاؤس میں سر، یہ Revise committeeانہوں نے بنائی تھی کہ اس کی جو Losses and recoveryدونوں کو ملا کر پھر اس پر سر، یہ فیڈر پر یہ لوڈ شیڈنگ کروا تے تھے لیکن ابھی تک سر چھ مہینوں میں انہوں نے وہRevise committeeنہیں بلائی اور وہ لوڈ شیڈنگ بار بار کروا رہے ہیں سر، جس سے لوگوں کو بہت تکلیف ہے۔ سر، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جس طرح ہمSolarپر Divertہوئے ہیں، سکولوں میں ہم نے Solarلگوائے ہیں بی ایچ یوز میں ہم سب ہم نے Solar لگوائے ہیں، Mosquesمیں ہم نےSolarizationکروائی ہے سر، ہم لاکھوں میں کروڑوں میں ہر ایم پی اے واپڈا کوFund depositکرتا ہے، اس سے ٹرانسفارمرز لگواتے ہیں، Extension lineکرواتے ہیں،Up gradationکرواتے ہیں لیکن سر، آج جو پہلے ہم پانچ لاکھ یا چھ لاکھ روپے پر ایک سکیم کرواتے تھے جس میں پچاس کے وی ٹرانسفارمر ہوتا تھا،اس کے ساتھ Poles ہوتے تھے، ابھی اس سکیم کی Cost جو ہے سر، پندرہ بیس لاکھ تک چلی گئی ہے۔ سر، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اگر آنے والی اے ڈی پی میں اگر ایسے گھرانے ہیں جو نہ بل ادا کر سکتے ہیں، نہ وہ Solar affordکر سکتے ہیں،اگراس کے لئے کوئی SOPsبنائیں کہ وہSolarپرConvertہو جائیں تو سر، یہ ان کو ریلیف بھی ملے گااوران کے ساتھ ایک ہمدردی بھی ہو گی۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> .Thank you very muchجنابOn کردیں بھائی،ادھر عبدالکبیر خان کا مائیک Onکردیں۔

<u>جناب عبدالکبیر خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، موقع دینے کا۔ سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اس معزز ایوان میں پہنچایااور جناب سپیکر، آپ کے علم میں ہے کہ آگ کے کن دریاؤں سے ہو کر ہم یہاں پہنچے ہیں، نو (9) مئی سے لے کر

ایف آئی آر ز تک اور ایف آئی آر سے لے کر جیلوں تک، جیلوں سے لے کر Symbolsتک اور پھر Nomination papersتک، پھر فارم سینتالیس اور فارم پینتالیس کا جو مرحلہ آیا تب تک،

And finally, we managed to make it here, to this august House. Mr. Speaker Sir, when micky mouse was getting married, his father just asked him that, "look micky, if you were a man, you will consummate your marriage on the first day, but if you are a mouse, you will consummate the following day", to which he replied, "father! I am a dirty rate; I have already consummated my marriage a day earlier. Mr. Speaker Sir, the budgeted question has already been consummated and everyone knows as whom and how that has been consummated.

جناب سپیکر، اس ملک کی تاریخ میں اور اس صوبے کی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہو رہا ہے کہ بجٹ پہلے سے خرچ کیا گیا ہو اور اس کی منظوری پھر بعد میں لی جا رہی ہو لیکن جناب سپیکر، اگر ہم ملکی تاریخ کے پچھلے دو تین سالوں پہ نظر ڈالیں تو ہمیں ایسے بے شمار ماورائے آئین اور ماورائے قانون کام دیکھنے کو ملیں گے جس کی نظیر پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ جناب سپیکر، اسمبلیاں ٹوٹ چکی تھیں، خیبر پختونخوا کی اسمبلی اور پنجاب کی اسمبلی ٹوٹ چکی تھی، Elections due تھے، آٹھ اکتوبر 2023 کو Elections due تھے، اگر الیکشنز ٹائم پہ ہو جاتے تو آج شاید اس کی نوبت نہیں آتی لیکن جناب سپیکر، Caretakerاور پی ڈی ایم حکومتوں کے کرتوتوں کی وجہ سے آج ہمیں یہ زہر کا پیالہ پینا پڑ رہا ہے کیونکہ یہ Constitutional obligationہے، ایک آئینی تقاضہ ہے، ہمیں چار و ناچار اس کی منظوری دینا پڑے گی اور ان شاء اللہ دیں گے کیونکہ ہم آئین کی بالادستی پہ اور قانون کی حکمرانی پہ یقین رکھنے والے لوگ ہیں اور یہی درس ہمارے قائد عمران خان نے ہمیں سکھایا ہے لیکن اس کے باوجود جناب سپیکر، "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" ہم پہ آئین سے روگردانی کا اور محاذ آرائی کا الزام لگتا ہے لیکن جناب سپیکر، اس معزز ایوان کے علم میں ہے کہ اس معزز ایوان کے علم میں ہے کہ جو رقم آئی ایم ایف سے ہمیں ملنا تھی وہ تین اقساط میں ملنا تھی، پہلی قسط وہ پچھلی والی Caretaker کو، پی ڈی ایم کی حکومت کو، دوسری قسطCaretakerکو جس قسط کی ابھی بات ہو رہی ہے تو یہ جیسے ہی جناب سپیکر، Caretakerکو ملی تو اس سے Caretaker-----

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالکبیر خان۔

<u>Mr. Abdul Kabir Khan</u>: Their only mandate was to conduct fair, free and transparent election Mr. Speaker Sir.

لیکن وہ اپنے آپ کو سرے سے Caretaker سمجھتے ہی نہیں تھے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سن لیں، سن لیں، توجہ کریں، نو(9) مئی کا معاملہ اب بعد میں جب ہم کسی سیشن میں ڈیبیٹ میں آئیں گے تو اس میں بات کریں گے، Kindly precise رہیں۔

<u>جناب عبدالکبیر خان:</u> جی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اور یہ جو آپ نے انگلش میں الفاظ کہے، میں انہیں Repeat نہیں کرنا چاہتا مگر گزارا کریں ناں۔

<u>جناب عبدالکبیر خان:</u> تو جناب سپیکر، جناب سپیکر، اس ایوان کے علم میں ہے کہ وہ جو تین اقساط ہمیں ملنا تھیں، اس کی جو دوسری قسط تھی جو کہ Caretakers کو ملی لیکن وہ اپنے آپ کو سرے سے Their only mandate was to conduct fair, free and transparent election, which they miserably, shamefully failed to do so. تو جناب سپیکر، So much so کہ تب Caretaker Chief Minister جو کہ اتفاق سے آج کے Interior Minister ہیں بلکہ De facto Prime Minister ہیں، انہوں نے تو یہاں تک کہا کہ مجھے نگران نہ لکھا جائے، تو جناب سپیکر جی، دوسری قسط جب کہ Caretaker کو ملی تو سیدھے ہمارے حلقوں میں آکر ہمارے خلاف استعمال ہوئی لیکن پھر بھی جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کبیر خان، تھینک یو سر۔ ریاض خان۔

<u>جناب محمد ریاض:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کا مائیک دوبارہ On کر دیں آپ۔

<u>جناب محمد ریاض:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں اختصار سے بات کروں گا، کوشش کروں گا کہ Two minutes میں Windup کر لوں۔ سب سے پہلے تو میں اس ہاؤس کے توسط سے اپنے وزیر اعظم عمران خان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس قوم کو، اس نسل کو، ان پارلیمنٹیریز کو لوگوں کی خدمت اور عزت کا طریقہ کار سکھایا اور سیاست کی تعلیمات بھی ہمیں سکھائیں اور ہم اس کے قابل ہو گئے ہیں کہ جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا کیسا ہوتا ہے؟ اور بجٹ کی بات ہو رہی ہے تو عام لوگوں کو، عام عوام کو بجٹ الفاظ کی ہیرا پھیری کہلائی جاتی ہے اور یہ جو آج نا کردہ گناہ جس میں ہم شامل ہونے لگے ہیں، یہ ان لوگوں کا کرتا دھرتا ہے جس

کا ہم صفایا کر رہے ہیں۔ بد قسمتی سے آج میں فاٹا کے ایک نکاتی ایجنڈے پہ بات کروں گا اور وہ فاٹا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی جو بہت پہلے سے چلی آ رہی تھی لیکن جب ہم KP میں Merge ہو چکے ہیں، وہی فاٹاڈیویلپمنٹ اتھارٹی At once اس کو ایسے ختم کر دیا گیا کہ آج اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے، پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بھی ہے، مردان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بھی ہے، کوہاٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بھی ہے لیکن ہم سے یہ Umbrella چھین لیا گیااور آج ہمارا حال ایسا ہو رہاہے کہ ایک آفس حاجی کیمپ میں ہوتا ہے، دوسرا آفس حیات آباد میں ہوتاہے اور سارا دن ہم ادھر ادھر گھوم پھر کر ایک آفس پہنچتے پہنچتے دن ختم ہو جاتاہے، تو برائے مہربانی سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے میں ریکویسٹ کروں گا کہ فاٹاڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو Immediate بنیاد پر Restore کیا جائے، اس میں مختلف ڈیپارٹمنٹس کام کر رہے تھے، پہلے سے ہو رہے تھے اور ویسے بھی Merged areas کا ابھی وہ حال ہو رہاہے کہ ہم کس طرف رخ کریں، کوئی بھی پرسان حال نہیں ہے۔ پہلے ہم سمجھتے تھے کہ ماشاءاللہ ہم Merge ہوں گے تو ہمارا جو Future ہوگا وہ بڑا Secure ہوگا، ابھی جب میں حلقے میں نکلتا ہوں تو لوگ مجھ سے کوسچن کرتے ہیں کہ Merge ہونے کے کونسے فوائد ہیں؟ ہماری نسلیں ضائع ہو رہی ہیں، میرا حلقہ جو یہاں سے پانچ سو (500) کلو میٹر پہ ہے، ان کے حالات دیکھ کر آپ کو بھی رونا آئے گا، وہ پاکستان کا حصہ سمجھنا بھی ناقابل سمجھ بات ہے، تو میں آپ سے ریکویسٹ کرتاہوں کہ کم از کم KP میں رہتے ہوئے ہم بھائی جو ہیں ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کریں، وہ علاقے جو پسماندہ ہیں، خستہ حال ہیں، ان کا کوئی پرسان حال بھی نہیں ہے، بدحال مجبور ہیں، کل آصف بھائی نے جو دلخراش واقعہ اس ہاؤس کو سنایا، تو یہ خان کی وجہ سے پھر سے ہونے لگاہے، حالانکہ پہلے ایک Absolutely Not یہ پورے نظام کا ستیاناس کر دیا، یہ ہماری اوقات ہیں، کیا ادھر پارلیمنٹ میں ہو کر ہم آزادی سے اپنا Expression نہیں کر سکیں گے، یہ کونسی دنیا میں ہم رہ رہے ہیں؟ ادھر اسی پوائنٹ آف آرڈر پر میں اپنے حلقے کا، اپنی قوم کا، اپنے وطن کا کھل کر اظہار بھی کر سکوں گا اور وہ بات بھی کر سکوں گا جو عوام کی منشاء بھی ہے اور جس پہ عوام کا اعتماد ہے، میں اس لئے یہاں پہ نہیں آیا ہوں کہ میں پھر سے Dictation لے لوں، میں کھل کر بات کروں گا اور وزیرستان جو پوری دنیا کے لئے ایک Hot spot بنا ہوا ہے، وہاں پر زندگی بھی نہیں ہے، وہاں پر Survival کا مسئلہ ہے، ضرورت ہی نہیں رہی ہے، ہم سہولت کی کیا بات کریں گے، سہولت تو بڑی دور کی بات ہے، تو برائے مہربانی اس چیز کو نوٹ کیا جائے، خاص کر فاٹاڈیویلپمنٹ اتھارٹی، یہ پھر سے میں Remind کرواؤں گا اور ہر وقت کرواؤں گا ان

شاء اللہ اور فاٹا کو ایک نیا رخ دینا چاہیے، فاٹا کے لئے بہت کچھ کرنا چاہیئے تاکہ ہمارے بھائی Feel کریں، وہ محسوس کریں، وہ احساس کریں کہ ہم KP کا حصہ ہیں۔ .Thank you so much, ji

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ تراب خان۔

<u>جناب شاہ ابو تراب خان بنگش</u>: کل کر لوں بہتر ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: کل کی گنجائش نہیں ہے، آج بحث Sum up ہو جائے گی۔

<u>جناب شاہ ابو تراب خان بنگش</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔سب سے پہلے تو میں اپنے مشر عمران خان صاحب اور ان کے ساتھ ساتھ علی امین گنڈاپور صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ میں آپ کا بھی، جس کی وجہ سے آج میں اس معزز ایوان میں کھڑا ہوں اور سپیچ دے رہا ہوں، سب سے پہلے میرا تعلق ڈسٹرکٹ ہنگو سے ہے، حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جو ہمارے معزز اپوزیشن ارکان ہیں، وہ شروع شروع میں تو ہمیں باتوں باتوں میں ادھر سے، ادھر سے، ,Left right اوپر نیچے صحیح چپیڑے مار دیتے ہیں اور پھر آخر میں جب سپیچ ختم ہونے کا وقت آتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ان شاء اللہ ساتھ بھی چلیں گے، تو میں ان کو ایک چیز کی یاد دہانی دلاؤں، جس طرح کہ ہمارے معزز اپوزیشن میں احسان بھائی، سجاد صاحب، ان سب نے باتیں کیں اور میڈم نے بھی باتیں کیں، آپ ہمیں یہ بتائیں کہ 2013 سے 2018 تک پی ٹی آئی کی گورنمنٹ جو رہی ہے، اس میں ایسی کون سی خرابیاں تھیں، خامیاں تھیں کہ جس کی وجہ سے ہم ٹارگٹ ہو رہے ہیں؟ میں آپ کو بتاتا ہوں، صحت انصاف کارڈ اس کے ساتھ ساتھ بی آر ٹی، اب بی آر ٹی پر بھی لوگ تنقید کرتے ہیں، حالانکہ آپ اس سے اندازہ لگائیں سر، کہ آج جو Situation ہے، پاکستان میں پٹرول کی وہ کوئی غریب بندہ Afford کر سکتا ہے؟ ماہانہ یا دن کی مزدوری کتنی ہوتی ہے، سات سو، آٹھ سو (800 / 700) روپے دیہاڑی ہے آج کل اور بی آر ٹی ایک سہولت کے لئے بنی ہے جس سے بہت سے ہمارے لوگ، ہماری قوم کے غریب مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کارڈ پہ بھی مطلب یہ ہے کہ اپوزیشن کا اعتراض ہے، میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ یہ قسم کھا کر اٹھائیں کہ یہ اور ان کی فیملی نے جب سے صحت کارڈ Introduce ہوا ہے، پاکستان تحریک انصاف نے اس کو لایا ہے، کتنے ان کے ممبرز اور ان کے خاندان اور خود یہ مستفید ہوئے ہیں صحت کارڈ سے؟ یہ قسم اٹھا کر، قسم اٹھالیں اس چیز پہ۔ دیکھیں آپ کے شناختی کارڈ میں خان

صاحب نے دس لاکھ روپے ڈال دیئے، آج کل آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ پرائیویٹ جو ڈاکٹرز ہیں، ان کی فیسیں کتنی ہیں؟ دوڈھائی ہزار، تین ہزار سے زیادہ ان کی فیسیں ہیں، پھر وہ جب میڈیسن لکھتے ہیں تو بات سترہ اٹھارہ بیس ہزار تک پہنچ جاتی ہے، یہاں آپ کے صحت کارڈ میں فری دس لاکھ پڑے ہیں، آپ کو عمران خان اور اللہ کا اور عمران خان کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس جیسا بہادر لیڈر ہمیں ملا ہے جو کہ اپنی ذات کی فکر، اپنے بچے، اپنی جائیداد اس سے سائیڈ پہ ہو کر اس قوم اور اس کے لوگوں کے لئے نکلا ہے، Struggle کے لئے نکلا ہے، شہزادوں کی طرح، مطلب شہزادوں کی طرح Life گزار رہا تھا، کیا ضرورت تھی اس کو پاکستان میں ادھر رہنے کی؟ آج بھی کہیں پیرس، لندن یا کہیں کسی ملک میں پڑا ہوتا لیکن اس نے اپنی قوم کے بارے میں سوچا اور یہاں پہ رہ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف میرے جو اپوزیشن کے بھائی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایری گیشن کا یہ مسئلہ ہے، بی آر ٹی کا یہ مسئلہ ہے، Slogan بھی کہہ رہے ہیں۔ دیکھیں بات یہ ہے کہ جتنے On-going projects ہیں، چاہے وہ Related to Irrigation department ہیں یا PHE ہیں یا ورکس ڈیپارٹمنٹ ہیں، وہ نگراں اس سے پہلے جو ہمارا Setup تھا 2018، 19، 20ء میں، اس میں ان پراجیکٹس پہ کام سٹارٹ تھا، ابھی بھی آپ اگر اٹھالیں فائلز تو Seventy percent کام اس پہ Complete ہو چکا ہے، بہت Rare، کم، بہت کم پراجیکٹس ہوں گے جن پہ Forty fifty percent رہ چکے ہوں گے، باقی Seventy to eighty percent جو پراجیکٹس ہیں چاہے وہ Related to Irrigation ہیں، PHE ہیں یا ورکس ہیں، ورکس ڈیپارٹمنٹ، سی اینڈ ڈبلیو، وہ تقریباً Seventy percent completed ہیں لیکن آپ کی وجہ سے، Regime change تو آپ لائے ہیں ناں، آپ لوگوں کی وجہ سے وہ چیزیں (مداخلت) سر، ایک منٹ، ایک منٹ، وہ چیزیں آپ کی وجہ سے رک گئی ہیں تو ان شاء اللہ ہم یہیں پہ وعدہ کرتے ہیں آپ لوگوں سے کہ ان شاء اللہ پاکستان تحریک انصاف وہ پراجیکٹس سٹارٹ بھی کرے گی اور ان شاء اللہ تکمیل تک بھی پہنچائے گی اور آپ کے جو گلے شکوے ہیں وہ بھی دور ہوں گے۔ ایک بھائی نے کہا کہ KG کی طرح وہ نہ کریں، مطلب آپ لوگوں نے ہمیں مجبور ہی اس لئے کیا ہے کیونکہ آپ لوگوں کی جو حرکتیں تھیں، آپ لوگوں کی وجہ سے چادر چار دیواری، آپ لوگوں کی وجہ سے جو ہماری عزتیں خراب ہوئی ہیں، وہ ہم زندگی بھر ان شاء اللہ نہیں بھولیں گے۔ ایک مرد مجاہد ہے جس نے کہا تھا اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ

نَستَعِینُ، وہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا میں کسی کے سامنے سر نہیں جھکاؤں گا اور نہ وہ نہ کسی کے سامنے سر جھکائے گا اور اس کا بدلہ جو ہے وہ۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب شاہ ابوتراب خان بنگش: سر، بہت باتیں ہیں لیکن (قہقہہ) .Thank you so much بہت شکریہ سر۔

جناب سپیکر: جناب اعظم خان، اعظم خان صاحب، یہ اعظم خان کا مائیک کھول دیں بھئی۔

جناب محمد اعظم خان: السلام علیکم۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ میں بات کروں گا بجٹ پہ، چونکہ بجٹ ہمارے منسٹر صاحب نے پیش کیا ہے اور ٹھیک ہے وہ ہم مانتے ہیں اور اس کو قبول بھی کرتے ہیں لیکن کچھ خامیاں اس میں ایسی ہیں کیونکہ Caretaker تین مہینے کا وقت تھا تو وہ تو ٹھیک ہے وہ اگر ہم اس اسمبلی سے پاس کریں تو کوئی بات نہیں ہے۔ دوسرا نگراں 'سیٹ اپ' نے تین ماہ کے بعد جو وقت گزارا ہے، ہمارے الیکشنز فروری میں ہوئے، تو انہوں نے اس پہ جو غیر آئینی کام کئے ہیں، انہوں نے اس میں ٹرانسفرز کئے ہیں، پوسٹنگز بھی کئے ہیں اور ترقیاتی کام بھی کئے ہیں تو یہ غیر آئینی ہیں، لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کے ان کاموں کو جو انہوں نے غیر آئینی کئے ہیں، ان کو کالعدم قرار دیا جائے اور ان کے خلاف انکوئری مقرر کی جائے کیونکہ انہوں نے اس غریب صوبے کے عوام کے خزانے کو لوٹا ہے اور ان سے یہ لوٹی ہوئی یہ رقم جو انہوں نے غیر آئینی طریقے سے لوٹی ہے، وہ ان سے واپس لی جائے کیونکہ ان کے احکامات کو اسمبلی سے کرنا کوئی قانونی حق نہیں رکھتا۔ دوسری بات صرف میں سر، یہ کروں گا، ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کی بات کروں گا کیونکہ 30 جون کو مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہاں پہ وہ ٹیکس، انکم ٹیکس اور کسٹم نافذ کرنے والی ہے، لہذا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ چونکہ اس وقت جب 1960 میں ہمارے دیر اور سوات اور جو چترال ہے ملاکنڈ ڈویژن کے، ان کے ساتھ اسی وقت یہ وعدہ کیا تھا، وہاں عوام کے ساتھ فیصلہ بھی کیا گیا تھا کہ سو (100) سال تک ان پر ٹیکس انکم ٹیکس اور کسٹم نہیں ہوگا، یہ ان چیزوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اب اگر یہ فیصلہ وہ ان پر نافذ کرتے ہیں تو یہ ان کے ساتھ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کے ساتھ بہت زیادتی ہے اور ہمارے ملاکنڈ ڈویژن نے یہ فیصلہ کیا ہے عوام نے کہ وہ اس کو نہیں مانتے کیونکہ ان کے ساتھ یہ زیادتی ہے۔ لہذا ہم درخواست کرتے ہیں کے سو (100) سال 2060 میں ان شاء اللہ پورے ہوں گے، اس کے بعد اگر ٹیکس یا انکم ٹیکس یا کسٹم لگانا ہے تو ٹھیک ہے، اگر

اس سے پہلے عوام اس کو نہیں مانتے تو ہم عوام کے نمائندے ہیں، ملاکنڈ کے عوام نے ہمیں بھیجا ہے، دیر کے عوام نے ہمیں بھیجا ہے، تو پھر عوام جو بھی قدم اٹھائیں گے، جو بھی فیصلہ کریں گے، ہم اس کو لیڈ کریں گے، ہم اس کا ساتھ دیں گے اور ان شاءاللہ تعالیٰ اسی وقت تک ہوں گے جب تک عوام نہیں چاہتے، ہم اس کا پورا ساتھ دیں گے اور ہم اس کو لیڈ دیں گے اور آخر حد تک ان شاءاللہ جائیں گے، لہذا جناب سپیکر صاحب، ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، اس پر آپ غور کریں اور مرکز سے درخواست کریں کہ وہ اپنے وعدے پہ قائم رہے اور 1960 تک جو ٹیکس انکم ٹیکس اور کسٹم کی جو بات ہے یہ وہ 1960 تک صبر کریں، 1960 کے بعد اگر وہ نافذ کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> 1960 یا 2060 کے بعد؟

<u>جناب شاہ تراب خان:</u> مشکور رہوں گا سر، اور ٹائم نہیں لیتا، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> 2060 کی بات کر رہے ہیں نا، 1960 تو گزر چکا ہے بہت پہلے، یامین خان، یہ آپ کل بات نہیں کر چکے، کر چکے ہیں کل ناں، ہاں، یامین خان کا مائیک On کریں بھئی۔

<u>جناب محمد یامین:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ د ه ټولو نه مخکښې خو زه د جناب سپيکر صاحب شکريه ادا کوم چې هغه په دې موقع باندې ماله د سپيچ ټائم راکړو او د هغې نه بعد زه د خپل خوږ ليډر قائد انقلاب جناب عمران خان او د هغه د ليډر شپ شکريه ادا کوم چې هغه په ما باندې اعتماد اوکړو او ما ته ئے ټکټ راکړو۔ د هغې نه بعد زه د خپلې حلقې په عوامو باندې فخر کوم چې هغوی زه دې اسمبلئ ته رااورسولم۔ جناب سپيکر صاحب، زه به خپلې خبرې په پښتو کښې اووايمه ولې چې دا اسمبلی د خيبر پختونخوا اسمبلی ده او کله چې هم د يوا سمبلئ په فلور باندې يو ممبر پاڅی نو هغه ته پکار ده چې هغه په خپله مورنئ ژبه کښې خبره اوکړی۔ جناب سپيکر صاحب، څنګه چې تاسو ته پته ده چې تير د پاکستان تحريک انصاف سره کوم زياتے په پاکستان کښې شوے دے جی، هغه ستاسو مخې ته دے، زه د دې اسمبلئ په فلور باندې دا ډيمانډ کوم د حکومت پاکستان نه چې کوم زياتے نن هم د پاکستان تحريک انصاف د ورکر سره روان دے، خصوصاً د جناب عمران خان سره روان دے، ټهيک ټهاک دې دا اسمبلی په دې باندې ايکشن

واخلی او خان صاحب ته دې ریلیف ورکړے شی۔ جناب سپیکر، څنګه چې نورو ملګرو په ملاکنډ ډویژن باندې د ټیکس په باره کښې خبره اوکړه، هغه شان زه هم د خپلې حلقې مطابق نمائنده یم، ماته هم پکار ده چې زه د ملاکنډ ډویژن کوم ټیکس حکومت پاکستان لاګوکړے دے نو دا ټیکس بالکل زه نه منم د هغه سره، کوم ملاکنډ ډویژن چې دے ، هغه ته چې کوم حقوق دی د حکومت پاکستا ن د طرف نه، هغه حقوق هم ملاکنډ ډویژن ته د نن پورې نه دی ملاؤ۔ جناب سپیکر صاحب، د صحت په حوالې سره به زه خبره اوکړم د خپلې علاقې په لیول، جناب سپیکر، د صحت په حوالې سره زما حلقه ډیره پسمانده ده، زه د اپر دیر -PK 12سره تعلق ساتم، پلیز تاسو مهربانی اوکړئ د صحت په لیول باندې زما حلقې ته ترجیح ورکړئ۔ دویمه جناب سپیکر، په تعلیمی لیول باندې که زه اوګورم نو Overall د KP کښې حالات د 2013 نه چې کله نه د پاکستان تحریک پاکستان حکومت راغلے دے او دا ئے دریم ځل دے چې په آزاد لیول باندې د خیبر پختونخوا عوامو دی ایوان له ووټ ورکړو او دا ایوان ئے د پی ټی آئی په شکل کښې جوړکړو او نن دلته کښې په دې ایوان کښې دا ممبرز ناست دی۔ جناب سپیکر صاحب، زه به د خپل دیر موټروے په باره کښې هم زه تاسو سره څه خبرې شیئر کړم، که تاسو ګورئ مخکښې حکومت د 2018 چیف منسټر خیبر پختونخوا جناب محمود خان چې زما حلقې ته دوه پیرې راغلے دے او زما دیر ته څلور پیرې راغلے دے ، ماته ئے د دیر موټروے منظور کړې ده، ټهیک ټهاک د هغې Feasibility report هم Clear شوے دے۔ زه د دې ایوان نه دا درخواست کوم چې د دیر په موټروے باندې دې هم کار شروع کړے شی۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یامین خان۔

<u>جناب محمد یامین</u>: اوس راځم ستاسو بجټ له، کوم بجټ چې تاسو پیش کوئ او پیش کیړی، ټهیک ټهاک په دېکښې زما حلقې ته دې ترجیح ورکړے شی نو د ترجیح بنیاد باندې دې زما حلقې ته په هر لیول باندې که د صحت په لیول دے ، که د ایجوکیشن په لیول دے ، که د سی اینډ ډبلیو په لیول دے ، دې ته دې ښه ټیټ فنډونه ورکړے شی، زما حلقه ډیره پسمانده ده، ان شاءالله که تاسو زمونږ سره

اوګه ښکته کړه او زمونږ په حلقې باندې Focus ورکړو ان شاءالله زه امید لرم چې زما د حلقې پسماندګئی به د دې اسمبلئ په فلور باندې ان شاءالله ختمې شی۔ جناب سپیکر صاحب، زه اخری خبره، د دې ایوان خبره ده خو د هغې کوم خبره چې زما په خیبر پختونخوا کښې ځومره د میډیکل کوم هغه هسپتالونه دی اورسیز رونړو ته چې کومې ویزې راشی، هغوی کوم میډیکل کوی جناب سپیکر صاحب، هغه میډیکل کسان چې کوم دی، ډاکټرز دی، هغوی برناحقه د خلقو میډیکل فیل کوی د څه پیسو د غرض د پاره، نو پلیز، زه ریکویسټ کوم چې زما حلقه ډیره پسمانده ده، زما دیر ډیر پسمانده دے، دا ټول په اورسیز باندې Focus دے نو پلیز، زه ریکویسټ کوم چې په د هغه باندې هم تاسو ایکشن واخلئی، ستاسو ډیره مهربانی اخره کښې به یو شعر اووایم، اجازت به درنه واخلم:

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پہ ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

والسلام۔

<u>جناب سپیکر</u>: عارف احمد زئی صاحب۔

<u>جناب محمد عارف</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔۔ شکریہ جناب سپیکر، آپ نے موقع دیا، ہم نے ریکویسٹ کی کیونکہ آپ نے Windup کے لئے منسٹر صاحب کو کہا تھا۔ جناب سپیکر، میں اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں، تیسری مرتبہ میں اسمبلی میں آیا ہوں، مسلسل تیسری مرتبہ، اپنے حلقے کے عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر، پچھلے دو Tenures ہم نے گزارے اور اس میں میں سمجھ رہا تھا کہ میری ڈیوٹی یہ ہے کہ میں اپنے حلقے کے عوام کے لئے آواز اٹھاؤں، اس اسمبلی کے فلور پر قانون سازی میں کچھ اپنا شیئر پیش کروں لیکن اس مرتبہ میں سمجھ رہا ہوں کہ سب سے بڑی جو میری ڈیوٹی ہے اور اس لئے میں نے ریکویسٹ بھی کی ہے کہ مجھے دو باتوں کی اجازت دے دیں کیونکہ آپ کو پتہ ہے، آپ کے ساتھ جو پانچ سال چار سال گزارے تھے، میں زیادہ بولنے کا شوقین نہیں ہوں لیکن سر، وہ جو اڈیالہ جیل میں پڑا ہے قیدی نمبر 804، آج میری سب سے پہلی ڈیوٹی جو میں تصور کرتا ہوں جی، اس اسمبلی کے فلور پر میں نے سب سے پہلے جو آواز اٹھائی

ہے وہ میرے لیڈر کے لئے ہے، میرے مرشد کے لئے ہے، وہ میرے وہ مسلم امہ کے عظیم لیڈر کے لئے ہے۔ (تالیاں) کہ اس لیڈر کو رہا کرو، میرے قائد کو رہا کرو، میرے مرشد کو رہا کرو، میں پوچھنا چاہتا ہوں، میں آج عدلیہ سے التماس کرتا ہوں، بڑے ادب بڑے احترام کے ساتھ، آج میں صبح سے ہمیں سننے کو مل رہا ہے کہ اڈیالہ جیل کو خطرہ ہے، اڈیالہ جیل جو پاکستان کے Capital میں اسلام آباد میں واقع ہے، وہاں پہ اڈیالہ جیل کو خطرہ ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں فکر ہے اپنے لیڈر کی اور وہ اس لیڈر کی جو مسلم امہ کا لیڈر ہے جس کے لئے ہزاروں لاکھوں کروڑوں دل تڑپتے ہیں، جو ہمارے دلوں پہ راج کرتا ہے، وہ لیڈر جیل میں پڑا ہے اور اس جیل کو خطرہ جناب سپیکر، ہمیں فکر ہے، ہمیں خطرہ ہے، ہمیں اس کی صحت پہ ہمیں اس کی حفاظت پہ بہت زیادہ ہمیں خطرات ہیں۔ جناب سپیکر، میں گزارش کرتا ہوں اعلیٰ عدلیہ سے بھی، مقتدر حلقوں سے بھی کہ میرے لیڈر کو خطرہ نہ سمجھو، میرا لیڈر تو وہ لیڈر ہے کہ جو بات کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ یہ فوج بھی میری، یہ ادارے بھی میرے، یہ ملک بھی میرا (تالیاں) میں اس ملک میں دفن ہوں گا، اس ملک سے میرا جنازہ اٹھے گا، میں بھاگوں گا نہیں (تالیاں) کیوں اس کو خطرہ سمجھتے ہو؟ وہ خطرہ نہیں ہے، میرا لیڈر خطرہ نہیں ہے، میرا لیڈر اس ملک کی ڈیمانڈ ہے، ان عوام کی ڈیمانڈ ہے اس لئے جناب سپیکر، میں نے یہ آپ سے یہ اس لئے میں نے دو منٹ مانگے تھے، میں نے تو بہت زیادہ باتیں لکھی تھیں کہ میں بجٹ پہ بات کروں گا لیکن کیا کروں میری جو ہے اولین ڈیوٹی جو میں سمجھتا ہوں، جو میرا اولین فرض ہے، اس مرتبہ وہ میرے لیڈر کے لئے آواز اٹھانی ہے، جب تک میرا لیڈر آزاد نہ ہو تب تک حرام ہے ہم پہ کہ ہم دوسرے کسی کام میں Interest لے لیں یا دوسرے کسی کام میں ہم مشغول ہو جائیں اور بھول جائیں، اس لیڈر کو بھول جائیں جس کی وجہ سے میرے جیسا مڈل کلاس طبقے کا جو ہے، اس ایوان میں بہت سارے میرے جیسے جو لوگ بیٹھے ہیں وہ اس لیڈر کی وجہ سے ہیں، ہمیں زبان دی، اس لیڈر نے ہمیں شعور دیا، اس لیڈر نے اس نسل کو جگایا، نسل کو جگایا اور اس نسل کو میں زندان میں اس قیدی نمبر 804 کو سلوٹ پیش کرتا ہوں کہ آج کی یہ جو نسل ہے، اب یہ شعر و شاعری سے اور چکنی چپڑی باتوں سے اور دعووں سے اب یہ دھوکہ نہیں کھائے گی، اب یہ اپنے حق کے لئے آواز اٹھائے گی، اب یہ اپنے حق کے لئے لڑے گی۔ ہم پرامن لوگ ہیں جناب سپیکر، آج میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے بتایا جائے کہ ڈیموکریسی ہے، ہم اس کے مفاد مین جمع ہوتے ہیں پرامن احتجاج کے لئے، میرے چیئرمین کو وہی پرانی روایات دہرائی جاتی ہیں، میں تو سمجھتا ہوں یہ ڈیموکریسی نہیں ہے، لیکن ڈیموکریسی کیسی میں

ان کو کہوں جہاں پہ فارم سینتالیس کے جو جو جعلی فارم سینتالیس ہے اس سے جو ہے جو وزیراعظم بن کر آیا ہو، وہ کیسے ڈیموکریسی چلائیں گے، کیسے حکومت چلائیں گے؟ جناب سپیکر، یہاں پہ بات ہو رہی ہے کہ جی آپ بجٹ پاس کر رہے ہیں اور رونا بھی روتے ہیں مگر مچھ کے آنسوں روتے ہیں، احمد کنڈی صاحب ہم مگر مچھ کے آنسو نہیں روتے، ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم اس بجٹ کو پاس کر رہے ہیں جس بجٹ کے دوران، جس حکومت کے دوران وزراء نے کہا، میرے دو وزیر ہیں، تیرے دس ہیں، میرے چار ہیں، میرے پانچ ہیں، پی ڈی ایم کی حکومت تھی اور اس حکومت کا اور ان اداروں کا آپ بجٹ پاس کر رہے ہیں، ہم پاس کر رہے ہیں، مجبوری ہے ہماری، اس بجٹ کو ہم پاس کر رہے ہیں جس میں اداروں کے چند افسران خاص کر میں پولیس اور اینٹی کرپشن کی بات کرنا چاہوں گا، چند افسران جو اس حکومت کی لونڈی بنے ہوئے تھے، اس نے اس کو اس ایوان کے جو معزز ارکان یہاں پہ بیٹھے ہیں، سب کے اوپر پرچے کٹوائے، میرے اوپر کونسا پرچہ کٹا ہے جی، میرے اوپر پرچہ کٹا ہے جی، کہ تم نے ایک غریب شخص کو چوکیدار بھرتی کیا ہے، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں، اس Anti-corruption کی Anti کو ہٹا دو، اس کرپشن کے محکمے سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جہاں پہ یہ چوکیدار بھرتی ہوا، کیا میرا دستخط وہاں پہ موجود ہے، کیا میں Appointing authority ہوں، میں نے کوئی وہاں پہ یا لکھا ہے کہ مجھے آپ کہتے ہیں کہ میرے اوپر میرے ساتھیوں کے اوپر وہ پرچے درج ہوئے ہیں اور اب ہم ان کے بجٹ کو پاس کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم روتے نہیں ہیں لیکن یہ ہے، آپ کہتے ہیں پیپلز پارٹی آپ کا ساتھ دے گی، پیپلز پارٹی ہمارا ساتھ دیتی ہے تو آج ہی کوئی قانون لائے اس اسمبلی میں جہاں پہ آپ کی حکومت ہے کہ کیسے اگر ہم پچھلے دور کے بجٹ کو پاس نہ کریں تو ہماری حکومت ختم ہو جائے گی۔ آئیں ناں، اس پہ بیٹھ جائیں، کوئی قانون لے آئیں، ہم دیکھتے ہیں، آپ کس طرح ہمارا ساتھ یا ڈیموکریسی کا ساتھ دیتے ہیں؟ جناب سپیکر، وقت تھوڑا سا بڑھ جاتا ہے لیکن پھر بھی تھوڑا سا میں ایک بات جو ہمارے اپوزیشن بھائیوں نے کہا، ایک تو یہ کہا کہ جی تبدیلی نہیں آئی، بی آر ٹی ایک ایسا منصوبہ ہے، بی آر ٹی جب غلط منصوبہ ہے تو آپ کے پنجاب لاہور اور اسلام آباد کی جو سروس ہے وہ کیوں پوچھتے ہیں کہ آپ کس طرح اس کو چلاتے ہیں؟ انٹرنیشنل ایوارڈز کیوں اس کو ملتے ہیں؟ وہ لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ کس طرح ہم بھی اس طرح چلانا چاہتے ہیں، تو اگر یہ غلط منصوبہ ہے تو آپ کے لوگ کیوں آتے ہیں، انٹرنیشنل ایوارڈز ان کو کیوں ملتے ہیں؟ جناب سپیکر، ایک جو ہمارے اپوزیشن لیڈر، معزز ہمارے اپوزیشن لیڈر ہیں، انہوں نے ایک بات کہی تھی کہ جی ہم آپ کو قبضہ

گروپ، قبضہ مافیا کہیں یا وزیر اعلیٰ کہیں، وزیر اعلیٰ صاحب وہ وزیر اعلیٰ ہیں جس نے قانون کو Surrender کیا، پورے ملک میں اس کو گھمایا گیا اور ہر عدالت کا سامنا کیا اور وہاں سے ضمانتیں لے لیں اور آ کر یہاں پہ لاکھوں ووٹروں کے دلوں کی دھڑکن ہے، وہ یہاں پہ وزیر اعلیٰ بیٹھے ہیں، وہ شہباز شریف نہیں ہے جس نے، Sorry Sir, جس نے جب اس کی حکومت تھی، پنجاب میں وہ وزیر اعلیٰ تھے اور سپریم کورٹ نے اس کے خلاف فیصلہ سنا دیا تو جناب شہباز شریف نے غنڈوں کو اکٹھا کیا، سپریم کورٹ پہ حملہ کیا، اینٹ سے اینٹ بجانے کی کوشش کی اور جب ایک اور فیصلہ ایک اعلیٰ عدلیہ کے اعلیٰ جج نے ان کے خلاف کیا، قانون کے مطابق دیا تب کتے کی آوازیں نکالیں، علی امین صاحب وہ نہیں ہیں، علی امین صاحب اس پورے صوبے کے لاکھوں عوام کے منتخب کردہ وزیر اعلیٰ ہیں اور ان شاء اللہ ان شاء اللہ آپ کو یہ باتیں چبھتی رہیں گی، تبدیلی ان کو اس لئے نظر نہیں آتی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، بہت شکریہ سر، بہت شکریہ۔

جناب محمد عارف: جن کے لئے ہم نے تبدیلی لانی تھی وہ تبدیلی جان چکے ہیں، آٹھ فروری کو انہوں نے نتیجہ دیا، ان کو سمجھ نہیں آتی (تالیاں) تو ان کے لئے میں یہی کہہ سکتا ہوں، یہی میں کہہ سکتا ہوں جناب سپیکر، کہ:

ے ان عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے
ان عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے اور لیلیٰ نظر آتا ہے

تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب رجب علی عباسی۔

جناب رجب علی خان عباسی: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، اس کے بعد جناب عمران خان صاحب کا جن کے ووٹوں سے میں ممبر اسمبلی بنا، اپنے حلقے کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے عمران خان کے امیدوار کو بھاری مینڈیٹ سے جتوایا، اپنے حلقے کے عوام کو اس اسمبلی کے فلور پہ کھڑا ہو کر یہ یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ جس مقصد کے لئے مجھے انہوں نے اس ایوان میں بھیجا ہے، میں ان کی بھرپور نمائندگی کا حق ادا کرونگا۔ جناب سپیکر، میں خیبر پختونخوا کے عوام کو بھی خراج تحسین پیش کرونگا کہ جنہوں نے پاکستان

تحریک انصاف کو تیسری دفعہ بھاری مینڈیٹ سے نوازا، یہ اس بات کااقرار ہے کہ خیبر پختونخوا کے عوام پاکستان تحریک انصاف پہ اور عمران خان کی قیادت پہ اعتماد کرتے ہیں اور تیسری دفعہ انہوں نے عمران خان کی خدمات کو اور پاکستان تحریک انصاف کی خدمات کو دیکھ کر یہ بھاری مینڈیٹ دیا ہے۔ جناب سپیکر، بجٹ اجلاس ہے، بجٹ سے پہلے میں خیبر پختونخوا کے عوام کو خراج تحسین پیش کرونگا کہ War on Terror میں اور دہشت گردی کے اس دور میں جتنی قربانیاں خیبر پختونخوا کے لوگوں نے دی ہیں جو مشکل وقت خیبر پختونخوا کے لوگوں نے گزارا ہے، شاید پاکستان کے کسی خطے، دوسرے لوگوں نے نہیں گزارا، خیبر پختونخوا کے لوگ خراج تحسین کے مستحق ہے، ہمارے اپوزیشن کے ساتھیوں نے یہ بات کی کہ صوبے نے ترقی نہیں کی، پاکستان تحریک انصاف کے دور میں دہشت گردی میں کمی ہوئی لیکن جو وقت صوبے کا دہشت گردی میں گزرا اس کے اثرات ابھی تک موجود ہیں۔ جناب سپیکر، بجٹ سیشن ہے، میں کوشش کرونگا، بجٹ کے اوپر بات کروں۔ مجبوری یہ ہے کہ یہ بجٹ جو ہم پاس کرنے کے لئے آج یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ نگران حکومت کا بجٹ ہے، ویسے تو نگران حکومتیں قانون کے مطابق تو وہ نئی حکومت منتخب کرنے کے لئے آتی ہیں لیکن اس دفعہ جو لوگ آئے ہیں، وہ لمبے عرصے کے لئے مسلط کئے گئے اور انہوں نے اپنے مینڈیٹ سے بڑھ کر اخراجات بھی کئے، ترقیاتی کام بھی کئے اور پینتالیس سو(4500) کے لگ بھگ لوگ بھرتی کئے ہیں، ہمارے ایک معزز رکن نے کل ایک انکشاف کیا تھا کہ گیارارب روپے کی کرپشن کی، میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ اس سے بھی زیادہ ہوگی، وہ آپ کی صوابدید پہ ہے کہ اس کوProbe کیا جائے، بجٹ ان شاءاللہ حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں، بجٹ ان شاءاللہ ضرور پاس ہوگا۔ جناب سپیکر، کل سے ہماری اپوزیشن کے جو مہربان ہیں، آئین اور قانون کی اور اس کی پاسداری کی بات کرتے رہے ہیں، ہم سارے سنتے رہے ہیں جناب سپیکر، پچھلے دو سال سے اس ملک پر جو لوگ مسلط کئے گئے جو سیاسی جماعتوں کے لوگ تھے، جو جمہوریت کا راگ الاپتے رہے اور اسی جمہوریت کے لبادے میں غیر آئینی کاموں میں بھی ملوث رہے، آج جب وہ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ آئین اور قانون کی پاسداری کی جائے، مل جل کر چلنے کی بات کرتے ہیں، تو میں ایک سوال ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے جو دو سال سے اس ملک میں جو ظلم اور فسطائیت کا ماحول رکھا گیا، اس کے بارے میں بھی اگر وہ اظہار خیال کردیں تو مناسب ہوگا۔ جناب سپیکر، پی ٹی آئی پر تو تنقید کی جارہی ہے لیکن پی ٹی آئی حکومت نے2013 سے لے کر 2018 تک اور 2018 سے لے کر 2023 کے درمیان میں اس صوبے میں

بے شمار ترقیاتی کام کروائے، بے شمار نئی یونیورسٹاں بنائی گئیں، بے شمار نئے کالجز بنائے گئے، لوگوں کو، صوبے کے لوگوں کو ترقی کے برابر مواقع ملے لیکن چونکہ ہمارے اپوزیشن کے دوست، خیر یہ ان کا حق ہے، جمہوریت میں ان کا حق ہے کہ وہ تنقید کرسکیں اور وہ تنقید کرتے رہیں گے اور ان شاء اللہ ان کی تنقید کو حکومت مثبت لے گی اور اسے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رجب عباسی صاحب، آپ بجٹ پر ذرا Comment کرلیں۔

جناب رجب علی خان عباسی: جناب سپیکر، بجٹ میں تو، چونکہ یہ نگران حکومت کا بجٹ ہے، جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہوگا، میں صرف اپنے حلقے کی ایک منٹ بات کرلوں، اس کے بعد میں آپ سے اجازت لوں گا۔ جناب سپیکر، میں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے حلقے سے ہوں، میرے حلقے کی حدود اسلام آباد کے ساتھ بھی لگتی ہیں، اس کی حدود پنجاب کے ساتھ بھی لگتی ہیں لیکن ابھی تک میرے حلقے کی میری مائیں اور بہنیں سروں پہ پانی بھر بھر کر ان کے سروں کے بال بھی سر پہ موجود نہیں رہے جناب سپیکر، میں حلقے کی پسماندگی کے علاوہ کچھ جو ہمارے مسائل ہیں، آج کل میرا حلقہ چونکہ ٹورازم کے حوالے سے، یہاں ٹورازم پہ بات کی جاتی رہی، ٹورازم کے حوالے سے میرا حلقہ سب سے زیادہ اہم ہے لیکن وہاں پہ Forced load shedding کی جارہی ہے آج کل، جو سیاحت پہ اثر ڈالتی ہے، میرے حلقے میں KPPRA کا جو ٹیکس ہے، جو Belt tax ہے، اس کی وجہ سے Hoteling کی صنعت دن بہ دن نیچے کی طرف آتی جا رہی ہے جناب سپیکر، اس پہ بھی توجہ کی ضرورت ہوگی۔ آخر میں جناب سپیکر، میں جناب عمران خان صاحب اور ان تمام مرد و خواتین جو ساتھی ہیں، جو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں، جن کی قربانیوں کے ثمر میں آج اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں، میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرونگا اور ان کی رہائی کا مطالبہ بھی کرونگا جناب سپیکر، بہت شکریہ، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: ملک عدیل اقبال صاحب۔

ملک عدیل اقبال: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۔ میں سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ آج میری اس ایوان میں فرسٹ سپیچ ہے، سپیکر صاحب، میں نے کل دو دن پہلے اپوزیشن لیڈر کی بھی باتیں سنی ہیں، انہوں نے دو باتیں کی ہیں، ایک انہوں نے صحت کارڈ کے بارے میں بات کی ہے، میں اس ایوان کے توسط سے یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ صحت کارڈ ایک واحد ایسا کارڈ بنا ہے، پاکستان کی ہسٹری میں کہ جس

میں کسی بھی سیاسی خاندان جس کے ساتھ تعلق نہ ہو، کوئی بھی بندہ جاکر کسی بھی جگہ میں جاکر اس کا علاج کرا سکتا ہے، تو اگر اس میں کوئی Loops ہیں تو آپ ہمیں Suggestions دیں کہ ہم اس کو کس طرح دور کریں؟ یہ کارڈز ہمارے آنے والے آج کل جس طرح اس ملک میں اتنی مہنگائی ہے کہ بجلی کا بل کوئی نہیں دے سکتا، کوئی پٹرول Afford نہیں کر پا رہے، گیس کا بل Afford نہیں کر پا رہے، تو وہ علاج کیسے کرائیں؟ کل کسی کا دل کے Stunt کا کوئی ایشو ہو تو وہ ایک واحد علاج تھا جو اس صحت کارڈ کی صورت میں موجود ہے، تو خدارا آپ ہمیں Support کریں ان چیزوں میں جو اس حکومت کے لئے جو بہتر ہے۔ دوسرا سر، انہوں نے کہا ہے کہ آپ ہمیں نو(9) سال کا حساب دیں، نو(9) سال کا تو دور کی بات ہے سر، یہ جو بجٹ آپ نے ابھی ہم نے جو پیش ہوا ہے، یہ تین Months کی جو Interim government تھی، اس کا تین Months کا ٹائم تھا اور وہ میرا خیال ہے تیرہ(13) مہینے گزار کر گئی ہے، اس کا بجٹ ہمیں پاس کرنا پڑ رہا ہے، تو خدارا ابھی ہم ادھر Two third majority میں ہیں سر، ہمیں ایک ایسا قانون پاس کرنا چاہیئے کہ ہمیں یہ جو گند انہوں نے کیا ہے، اس کو ہمیں صاف کرنے سے ہماری جان بچائی جائے، اس سے ہمیں اس کا حساب دینا پڑ رہا ہے۔ اس قانون میں جو سقم ہے تو مہربانی کر کے ہمیں اس کو دور کرنا چاہیئے، جنہوں نے یہ گند کیا ہے، کیوں نہ انہیں بلائیں کہ انہوں نے کس طرح یہاں پہ تین Month، تین Month کا مینڈیٹ لے کر کس طرح انہوں نے تیرہ(13) مہینے یہاں پہ گزارے ہیں؟ اس کے حساب کا بھی یہ بل ہمیں پیش کرنا پڑ رہا ہے۔ دوسرا سر، میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں، وہ متاثرینوں کا علاقہ ہے اور اس کی وجہ سے جس میں سے دو ڈیمز ہمارے پاس بنے ہوئے ہیں سر، ایک تربیلہ ڈیم، دوسرا غازی بروتھا بھی ابھی ادھر بن گیا ہے، ہم لوگوں نے، ہمارے آباواجداد اپنے علاقے کو چھوڑ گئے، اپنی قبروں کو چھوڑ گئے، جو پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں، ہم وہاں پہ چھوڑ کر ایک نئی آبادی میں ایک نئی جگہ پہ ہم آباد ہوئے ہیں جس کی وجہ سے صوبے کو سب سے زیادہ رائیلٹی اس کو مل رہی ہے، یقین کریں میرے حلقے کے آپ عوام میں جائیں، نہ ان کے پاس ڈاکٹرز ہیں، نہ وہاں پہ کوئی جسے کہتے ہیں ناں انفراسٹرکچر ہے کوئی روڈز کا، نہ وہاں پہ کوئی ہسپتال ہے، کوئی ایک ہسپتال ہمیں بتا دیں سر، اس پورے Tenure میں جو ہمارے ان متاثرینوں کو ملا ہوا ہو، اور وہ صوبے کا سارا فنڈ یہاں پہ ہمیں آتا ہے جو وفاق سے ہم Claim کرتے ہیں لیکن ہمیں نہیں ملتا، ہمارے بندوں کو آج بھی جن لوگوں نے جس چیز کے لئے قربانی دی ہے، دس دس گھنٹے وہاں پہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا وہ سامنا کر رہے ہیں، ہمیں شرم آتی ہے، یقین

کریں وہاں پہ لوگوں کا کہ جن لوگوں نے جس ڈیم کے لئے اس پورے پاکستان کو روشن کرنے کے لئے اپنی جائیداد، اپنی چیزیں قربان کر دی ہیں اور وہ پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں، اس بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور ان اندھیروں میں،اور ان کے لئے ہم کچھ کر نہیں پا رہے، تو میں اس ایوان سے التجاء کرتا ہوں کہ Nextآنے والے بجٹ میں سر، ان متاثرینوں کا ازالہ کیا جائے، ان کو جس طرح منگلا میں ان لوگوں کو باہر بھیجا گیا ہے، ہمارے لئے کم سے کم وہاں پہ Jobs میں، ان کی یونیورسٹیز میں، ان کو Appreciate کرنے کیلئے کم سے کم Twenty percentان کا کوٹہ مخصوص کیا جائے تا کہ ان لوگوں کو کوئی سہولت میسر آئے تا کہ کل اگر آپ کسی اور جگہ میں ڈیم بنانا چاہیں تو لوگ خوشی سے اپنی زمینیں دیں، ہمیں ایک Exampleبنانی چاہیئے، ابھی تو یہ حال بنا ہوا ہے جو متاثرینوں کا جو حال ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابھی جہاں ہم رہ رہے ہیں تو ہم یہ والی جگہ کیوں دیں ان کو؟ سر، وہاں پہ نہ صرف ڈیمز بنے ہیں، ابھی بھی لوگوں کی قیمتی اراضی ٹرانسمیشن لائنز وہاں سے گزر رہی ہیں، T4, T5 کی، ابھی بھی 220 کی 500 KV کی لوگوں کی کروڑوں کی زمینوں میں وہاں پہ کھمبے لگ رہے ہیں، جو دو مرلے کی اور تین مرلے کی صرف Payment ہوتی ہے اور پوری پوری زمین کے اوپر لائنز ان کی بربادی ہو جاتی ہے، وہاں پہ وہ کچھ نہیں لگا سکتے، اپنی کنسٹرکشن نہیں کر سکتے، اس کی مد میں سر، خدارا ان محرومیوں کو ختم کیا جائے۔ ہم یہاں پہ آ کر بیٹھے ہیں، ہم عمران خان کے نام کا ووٹ لے کر بیٹھے ہیں، ہمیں احتساب اور انصاف کو Implement کرنا چاہیئے، ہمیں اس نظریہ کو Implement کرنا چاہیئے، ہماری Example صرف یہاں تک نہیں ہونی چاہیئے کہ جی ہم ووٹ عمران خان کے نام پہ لے کر آئیں اور اس سے آگے ہم اپنا کام شروع کر دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب، ملک عدیل صاحب۔

ملک عدیل اقبال: سر، بس اس سے میں اجازت چاہتا ہوں، بہت شکریہ آپ کے ٹائم کا۔ ابھی ابھی ایک نیوز بھی آئی ہے کہ الحمد للہ آپ سب کو مبارک ہو، عمران خان کی "القادر" میں اور ایک دو کیسز میں ضمانت بھی ہو گئی ہے (تالیاں) اور باقی ہمارے بڑے سینیئر بیٹھے ہوئے ہیں، بس اجازت چاہتا ہوں، Sorry آپ کا ٹائم میں نے لے لیا ہے، ان سینیئرز کو چاہیئے کہ ہمیں ساتھ لے کر چلیں، ہم ایک Example بنائیں عمران خان کو، اور کچھ ہم تو نہیں دے سکتے، کم سے کم اس صوبے میں ہم انصاف تو لا سکتے ہیں ناں، یہ ایک مہربانی کریں، یہاں پہ کرپشن کیلئے اور اس کیلئے نیب کو ہم Active کریں تا کہ یہ چیزیں

جتنی بھی ہیں کہ کل اپوزیشن بھی ہماری اس بات پہ Appreciate کرے کہ ہم ان سے دو قدم آگے ہیں احتساب کے نام پہ، بس اسی سے اجازت چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ، جناب آفتاب عالم آفریدی صاحب۔

جناب محمد انور خان: جناب سپیکر، مجھے ایک دو منٹ کیلئے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: کل اس پہ بات کریں گے، انور خان، کل بات کریں گے، ابھی ٹائم نہیں ہے، کل بات کریں گے۔

جناب محمد انور خان: جناب، بہت ضروری ہے، بات کریں گے ناں، مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: کل بات کریں گے، کل آپ سے بات کریں گے ناں، کیوں آپ پریشان ہوتے ہیں؟

جناب شفیع اللہ: جناب، دو منٹ کیلئے اجازت دے دیں ان کو۔

جناب سپیکر: یہ بات رہ جائے گی پھر اس کی، وزیر خزانہ صاحب کی بجٹ سپیچ رہ جائے گی، شفیع اللہ خان۔

جناب آفتاب عالم خان آفریدی (وزیر خزانہ و قانون): **نحمده و نصلي علی رسوله الکریم أما بعد**

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ بہت بہت شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں تمام معزز اراکین اسمبلی کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس 24-2023 کے فنانشل بجٹ میں اپنا حصہ ڈالا، اپنے مفید مشورے دیئے، اس کے ساتھ ساتھ میں میڈیا کا بھی مشکور ہوں، میں تمام ان اداروں کا خصوصی طور پر جو ہماری فنانشل ٹیم ہے، ان کا شکر گزار ہوں جنہوں نے دن رات محنت کر کے اس بجٹ کو تیار کیا لیکن جس طرح میرے تمام معزز اراکین نے اس بجٹ پہ اپنے Reservations دیئے، اسی طرح ہمارے بھی کافی Reservations ہیں، چونکہ ہم اس بجٹ کو پاس کرنے جارہے ہیں اور یہ بھی عوام کے وسیع تر مفاد میں ہے جناب سپیکر، حالانکہ اس گناہ کو بھگت رہے جو ناکردہ گناہ ہے۔ جناب سپیکر، میرے اپوزیشن کے اکثریت نمائندگان نے کافی تنقید کی، میرے ایک معزز اپوزیشن ممبر صاحب نے یہاں تک کہ بیوروکریسی پہ بھی بہت تنقید کی جس کو میں سراہتا بھی ہوں لیکن ان سے یہ Expect کر رہا تھا جب بیک وقت وہ بیوروکریسی پہ تنقید کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے تھا کہ آیا جو Caretaker حکومت تھی جو نگران حکومت تھی جس میں انہوں نے اپنا، اپنا حصہ وصول کیا جناب سپیکر، اور یہ بڑے دھڑلے سے کہتے آرہے تھے، ان کے لیڈرز ٹاک شوز

اور میڈیا پہ، ابھی بھی On record پہ ہے جو کہتے آ رہے تھے کہ ہمیں اتنا شئیر ملا، ہمیں اتنا شئیر ملا، مجھے کم شئیر ملا، فلاں کو زیادہ شئیر ملا اور آئینی طور پر ہونا بھی اسی طرح چاہیئے تھا لیکن بد قسمتی سے پاکستان کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی پاکستان تحریک انصاف کو کوئی شئیر نہیں ملا جس کی میں بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے اپوزیشن ممبر صاحب، احمد کنڈی صاحب نے یہ نکتہ اٹھایا 125 کا، چونکہ کچھ وجوہات کی وجہ سے ہم اسمبلی سیشن Summon نہیں کر پا رہے تھے تو انہوں نے یہ نکتہ اٹھایا کہ اپریل کا جو بجٹ ہے ایک مہینے کا، وہ آپ لوگوں نے غیر قانونی طور پر پاس کیا، حالانکہ جناب سپیکر، ریاست کے تین ستون ہوتے ہیں، ایک جوڈیشری، ایک مقننہ، Legislature اور تیسرا Executive، اب اگر ہم صوبائی حکومت کو لے لیں تو اگر Executive کو ایک مسئلہ پیش آ جاتا ہے اور کسی بھی وجہ سے اسمبلی In session نہ ہو، کسی بھی Abnormal صورتحال میں، تو کوئی بھی Preemptive measure لیتے ہوئے An Anticipatory budget پیش کر سکتے ہیں، جو کہ ہم نے پاس کیا، جو کہ ہم نے کیبنٹ سے صرف جو Compulsory budget تھا کہ جس میں تنخواہیں تھیں سرکار کی، جس میں پنشن تھی وہ پاس کیا، اور ابھی ہم نے اسمبلی کے سامنے وہ رکھا ہوا ہے، تو یہ معزز ممبران اگر چاہتے ہیں تو ان کو پاس کر لیں گے، نہ ہو تو Reject کر لیں گے، ان کے ساتھ اختیار ہے اور مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ جس طرح کہ ہمارے ساتھ تین چوتھائی سے بھی زیادہ اکثریت ہے تو الحمد للہ یہ ہم آسانی سے پاس کر لیں گے اور وزیر اعلیٰ صاحب کا یہ اقدام الحمد للہ قانون کے مطابق ہو گا ان شاء اللہ جی، تو میں جناب سپیکر، میرے اپوزیشن کے کچھ ممبران صاحب 125 پہ جو تنقید کرتے آ رہے ہیں، آئین جو کہ ملک چلانے کیلئے ایک بنیاد ہے جناب سپیکر، اسی آئین میں آرٹیکل 126 جو کہ میرے معزز ممبر نے اس کی غلط تشریح کی، آرٹیکل 126 کہ جو حکومت وقت ہوتی ہے، جو جانے والی ہوتی ہے وہ ایک Preemptive budget دے دیتی ہے، آنے والے Caretaker حکومت کو، کیونکہ 126 میں یہ واضح ہے کہ چار مہینے کے بجٹ آپ دے سکتے ہیں، تو Caretaker کا جو مینڈیٹ ہے، 224 آرٹیکل کے مطابق وہ تو صرف اور صرف نوے دن ہیں وہ تو تین مہینے ہیں، تو تین مہینوں والا جو Executive ہے، کس طرح کیبنٹ چار مہینوں کا بجٹ دے سکتا ہے؟ تو جناب سپیکر، 126 آرٹیکل کی غلط تشریح کی گئی، اس کو بار بار روندا گیا، Caretaker حکومت جس کا مینڈیٹ صرف نوے دن تھا، وہ بد قسمتی سے تیرہ مہینوں سے زیادہ گزار کر چلی گئی لیکن تب ان کو کوئی آئین، کوئی قانون یاد نہیں آیا۔ اب ہماری حکومت کے ایک مہینے کے بجٹ پہ ان کو قانون اور آئین یاد آ جاتے

ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، caretaker حکومت اس financial year میں بھی آٹھ ماہ گزار کر چلی گئی، غیر قانونی طور پر چلی گئی، غیر قانونی طور پر انہوں نے چار چار ماہ کا بجٹ پیش کیا لیکن ہماری مجبوری ہے کہ ہم نے عوام کے وسیع تر مفاد میں، چونکہ میری پارٹی اس وقت اٹھانوے (98) فیصد ہے، یہ جو ہمارے اپوزیشن ارکان یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں، ابھی چلے بھی گئے ہیں یہاں سے لیکن ان شاء اللہ سن رہے ہوں گے، ماسوائے چند ایک کے یہ خود ان کی ضمیر، ان کی Body language بتا رہی ہے کہ یہاں پہ ناجائز طور پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ فارم سینتالیس کی پیداوار ہے، اصل ہمارے جو فارم پینتالیس کے پندرہ سے زائد ممبران، وہ کچھ طاقتوں سے مل کر یہ ان کو ہروا چکے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے اپوزیشن ممبران کو تب آئین اور قانون یاد نہیں آیا، جب غیر قانونی طور پر Caretaker کے ساتھ ساتھ وہ طاقتیں اور یہ مذاق اڑایا کرتے تھے سوشل میڈیا پہ، میڈیا پہ آکر اب ان کو یہ یاد آرہا ہے، حالانکہ اس ٹائم ان کو کوئی آئین قانون یاد نہیں آیا۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ میں اس معزز ممبران اور ایوان کو اور آپ سے التماس کرتا ہوں ان کی وساطت سے کہ یہ بجٹ جب ہم پاس کرنے جا رہے ہیں، یہ اس Reservation کے ساتھ کہ اس کے اوپر ایک کمیٹی بنائی جائے اور تحقیقات کی جائیں جنہوں نے غیر قانونی کام کئے ہیں جن کا مینڈیٹ نہیں تھا کہ وہ ڈیولپمنٹ سائڈ پہ جائیں جن کا صرف یہ مینڈیٹ ہوتا ہے Caretaker کا کہ وہ Day to day affairs کو دیکھیں اور الیکشن کو کنڈکٹ کریں، وہ ڈیویلپمنٹ کر کے گئے ہیں، وہ ستائیس سو (2700) سے زیادہ بھرتیاں کر کے گئے ہیں جو کہ سراسر غیر قانونی تھیں، ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور میں مطالبہ کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس کے لئے High level ایک کمیٹی بنائی جائے، ان کی تحقیقات کی جائیں، (تالیاں) ہم عوام کے وسیع تر مفاد میں اس کو ضرور پاس کریں گے لیکن اس طرح نہیں ہو گا کہ ان کے غیر قانونی اقدامات کو ہم Rectify کریں، ان کی تحقیقات بھی ہونی چاہئیں اور ان کو سزائیں بھی ملنی چاہییں۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے کچھ اپوزیشن ممبران نے Reservations دیئے ہیں، ہیلتھ کارڈ کے حوالے سے، ہمارے ہیلتھ کارڈ جو پاکستان تحریک انصاف کا ایک فلیگ شپ منصوبہ ہے اور جس کو عوام نے کافی طور پر عوامی حلقوں میں اس کی پذیرائی ہوئی، میں فخر کرتا ہوں اپنے قائد کے Vision پہ کہ وہ ایک عام آدمی ایک غریب طبقے کی وہ سوچ رکھتے ہیں، اس طبقے کی، اس ریڑھی بان طبقے کی جس پہ اگر کوئی اس طرح کی مصیبت آن پڑتی تھی تو وہ یا تو قرضے لیتے تھے یا اپنے گردے بیچتے تھے لیکن اپنے پیاروں کو وہ کسی طریقے سے ان کا علاج کراتے تھے کیونکہ غریب لوگوں کو کوئی

قرضہ بھی نہیں دیتا، جناب سپیکر، میرے قائد نے جو Vision لے کر آئے ہیں، اس Vision کے مطابق الحمد للہ آج میرے عوام نے میرے خیبر پختونخوا کے عوام نے چترال اور اپر کوہستان سے لے کر ڈی آئی خان تک ساروں نے ان کو الحمد للہ بس فاٹا سمیت ہمارا جو Former Fata علاقے Merged areas ہیں، انہوں نے کافی سراہا، ہمارے غریب غریب لوگوں کے اس میں ان کو صحت کی سہولت دی گئی، لاکھوں کے ان کے علاج معالجے ہوئے ہیں جناب سپیکر، اس کی بہتری کے لئے ہم کوشاں ہیں ان شاء اللہ، اس میں کوتاہیاں ضرور ہوئی ہوں گی، میرے وزیر اعلیٰ صاحب اور میری کیبنٹ ان شاء اللہ وہ ان ساری چیزوں سے باخبر ہیں، ان کی ہم خبر لیں گے، اس میں ہم Rationalize policy لارہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں جتنی بھی ہو وہ بہتری لائی جائے گی۔ جناب سپیکر، یہاں پہ بی آر ٹی پہ بات ہوئی، جناب سپیکر، کچھ اس طرح کے فلیگ شپ منصوبے آتے ہیں جو کہ آمدن کے لئے نہیں بنائے جاتے، صرف اور صرف وہ عوامی فلاو بہبود کے لئے بنائے جاتے ہیں لیکن الحمد للہ میں فخر کرتا ہوں اپنی پریویس گورنمنٹ پہ بھی، کہ وہ اس طرح کے منصوبے لائے، عوام کو سہولت دی، Environment friendly منصوبے لائے، آج الحمد للہ ایک غریب آدمی پشاور کے ایک سرے سے اس بی آر ٹی میں بیٹھ کر لینڈ کروزر میں بیٹھے ہوئے ایک بندے سے زیادہ سہولت اس کو مل رہی ہے اور پشاور کے دوسرے سرے تک وہ آسانی سے جو کہ سفر میں خود پشاور یونیورسٹیوں میں پڑھتا رہا ہوں، میرا تعلق ایک مڈل کلاس گھرانے سے ہے، ہم جب بسوں میں بیٹھتے تھے تو ایک سرے سے، کوہاٹ اڈے سے یونیورسٹی تک تقریباً دو گھنٹے لگتے تھے، آج بی آر ٹی میں ایک سرے سے چمکنی سے کارخانوں تک ایک بندے کو پندرہ بیس منٹ میں وہ غریب سے غریب بندہ پہنچ جاتا ہے، تو یہ بہترین منصوبہ ہے الحمد للہ، اس میں کوتاہیاں ہوں گی، اس کے لئے اگر ہم فنڈ چاہتے ہیں، اس کے کافی منصوبے ابھی پینڈنگ ہیں، ان شاء اللہ اس کو ہم Financially sustainable بنائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ Criticism ہوئی جناب سپیکر، کہ آپ لوگ کارکردگی دکھائیں، الحمد للہ کارکردگی تھی، تب تین چوتھائی سے زیادہ یہاں پہ نمائندے KPK سے پاکستان تحریک انصاف کے Elect ہو کر آئے ہیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اگر یہاں پہ Health facilities کی بات کی جائے تو ہم نے لازمی نہیں ہے کہ ہسپتال یا بی ایچ یوز وغیرہ، Health facilities جتنی بھی Attached formation وہ کم بنائی ہوں گی، اس میں کوئی شک نہیں لیکن میں اس معزز ایوان کی وساطت سے جناب سپیکر، عوام کے ذہنوں میں جو یہ خلل پیدا کرنا

چاہتے ہیں، آج الحمد للہ جتنے بھی ہسپتال تھے، ہم دیکھتے تھے کہ علاقے کے تگڑے لوگ، خان، نواب، ان کے حجرے ہوا کرتے تھے، ہمارے ہسپتالوں کی یہ ابتر صورتحال تھی، پاکستان تحریک انصاف کے آنے سے پہلے کہ ان میں ڈاکٹرز ناپید تھے، ان میں عملہ پیرامیڈکس، پیرامیڈکس سٹاف وہ ناپید تھا، الحمد للہ ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹرز بھرتی ہوئے ہیں، صرف اور صرف غریب آدمی کے لئے کیونکہ سرکاری ہسپتال میں غریب آدمی جاتا تھا۔ (تالیاں) ان کی بہتری کے لئے الحمد للہ ہم کوشاں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایجوکیشن سائڈ پہ آپ دیکھ لیں، ہزاروں کی تعداد میں ٹیچرز بھرتی ہوئے ہیں، صرف اور صرف میرٹ کے اوپر، این ٹی ایس کے اوپر، الحمد للہ اور بھی بہتری ہم اس میں لارہے ہیں، ہمارا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ان شاء اللہ اس میں کوشاں ہے، ہمارے وزیراعلیٰ صاحب کے Vision کے مطابق ان شاء اللہ کافی تبدیلیاں ان ڈیپارٹمنٹس میں ہم لارہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں پہ تنقید ہوئی کہ آپ لوگوں نے وزیراعلیٰ صاحب کہتے ہیں کہ پندرہ سو (1500) ارب سے زیادہ بقایاجات ہیں وفاق کے ساتھ ہمارے لیکن یہاں پہ تو صرف بجٹ میں ترپن (53) ارب روپے Reflect ہوئے ہیں جو کہ بقایاجات کی مد میں آپ دکھارہے ہیں، تو جناب سپیکر، اس ایوان کو یہ میں بتاتا چلوں کہ Net hydel profit جو کہ اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق Early nineties میں اس کے اوپر ایک فارمولا طے کیا گیا تھا اور ہمارا ابھی جو موجودہ حکومت ہے اس کو Revise بھی کرنے جارہی ہے اور اس کو Agitate کرنے بھی جارہی ہے، وفاق کے ساتھ پندرہ سو (1500) ارب ہمارے حساب سے اس سے زیادہ بنتے ہیں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ یہ صرف اور صرف اس ٹائم کے حساب سے ایک روپے دس پیسے کے حساب سے یہ ہمیں Per unit دے رہے ہیں حالانکہ جناب سپیکر، اس ٹائم Consumer کو عام لوگوں کو جو بجلی میسر تھی وہ تین اور چار روپے Per unit اگر ہم پیچھے چلے جائیں، پچیس چالیس سال پہلے جس کے ریٹ سے یہ ہمیں دے رہے ہیں لیکن آج عوام کو تیس روپے سے اوپر کا یہ ایک یونٹ دے رہے ہیں اور ہمارے صوبے کو Hydro power کی مد میں وہی Net hydle profit کی مد میں یہ دے رہے ہیں ایک روپے اور دس پیسے لیکن یہ بھی آپ کو حیرانی ہوگی جناب سپیکر، کہ وہ صرف اور صرف یہ دے رہے ہیں ہمیں کاغذوں میں اور مان بھی نہیں رہے ہیں حالانکہ Council of Common Interest میں یہ بالکل فارمولا طے پاگیا تھا، چاروں صوبے اور وفاق اس پہ متفق تھے کہ ہم آپ کو یہ دیں گے، اس کے باوجود ہمیں نہیں دے رہے ہیں، تو جناب سپیکر، مرکز اور باقی صوبوں سے ہمارا یہ شکوہ ہے کہ چونکہ خیبر پختونخوا

کے لوگ وہ آپ کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں، خصوصی طور پر پچھلے چالیس سال سے ہم ایک بارڈر لائن، بارڈر لائن کا فرنٹ صوبہ ہے، ہم آپ کی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں، ہم بھی اتنے محب وطن ہیں جتنے آپ ہیں لیکن ہمیں اپنا شیئر دیا جائے تاکہ ہم اپنے غریب عوام پہ اسے خرچ کریں۔ (تالیاں) ابھی بھی جناب سپیکر، میرے ایک معزز ممبر جن کا تعلق ساؤتھ وزیرستان کے ڈسٹرکٹ سے ہے، فارمر فاٹا سے ہے، وہ بتا رہے تھے کہ میرے علاقے میں سینکڑوں اس طرح لوگ ہیں بلکہ ہزاروں لوگ ہیں جو کہ مائنز سے متاثر ہوئے ہیں، جو کہ اپاہج ہوئے ہیں جن میں کسی کی آنکھیں نہیں ہیں، کسی کے کان نہیں ہیں، کسی کے ہاتھ نہیں ہیں، کسی کے پیر نہیں ہیں، کسی کے بازو نہیں ہیں، تو جناب سپیکر، جب وفاق ہمیں اپنا حق نہیں دے گا تو ہم کس طرح اپنے لوگوں کو سہولیات دیں گے کیونکہ آپ کو پتہ ہے معاشی طور پر ہمارا صوبہ ترانوے (93) فیصد وفاق پہ Dependent ہیں، تو ہم مطالبہ کرتے ہیں، یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے جناب سپیکر، کہ ہمیں اپنا حق دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، NFC Award میں ہمیں جتنا یہ شیئر دے رہے ہیں، NFC 7th Award تقریباً 2010 کا ہے تو ابھی Merged districts کے ساتھ NFC Award کا جو ہمیں ہمارا شیئر صوبے کا پہلے بنتا تھا، وہ چودہ فیصد تھا، اب ہمارے اندازے کے مطابق اگر نیا NFC Award لایا جائے تو وہ ہمارا شیئر بنے گا ان شاء اللہ انیس (19) فیصد، تو اس کے ساتھ ہمارا شیئر بھی بڑھے گا لیکن یہ لوگ NFC Award نہیں کر رہے ہیں، جان بوجھ کر کیونکہ ہمیں زیادہ صوبے کو حق نہ دیا جائے، تو ان شاء اللہ ہم مطالبہ کرتے ہیں وفاق سے کہ جو جعلی حکومت وہاں پہ بیٹھی ہوئی ہے اور ہم ان شاء اللہ اللہ سے دعا بھی کریں گے کہ جو مینڈیٹ پاکستانی عوام نے ہمیں دیا ہے، عمران خان کو دیا ہے، تو وہ ہمیں ان شاء اللہ واپس ہوگا، جوڈیشری کے ذریعے بھی واپس ہوگا اور ہمیں اپنا حق ملے گا اور ان شاء اللہ بہت جلد آپ وفاقی حکومت کی شکل میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت دیکھیں گے اور وزیر اعلیٰ ہمارے ہوں گے عمران خان، ان شاء اللہ، وزیر اعظم Sorry۔ جناب سپیکر، Merged districts میں جو اس کے علاوہ ڈیمانڈز ہیں کیونکہ Merger کے بعد 25 آئینی ترمیم کے بعد ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ چونکہ ہمارے فاٹا کے ڈسٹرکٹس ہیں، Settled districts سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں تو ان کو ترقی میں Settled districts کے برابر لانے کے لئے ہزار ارب جو کہ دس سال اس پہ لگیں گے، فی سال سو (100) ارب تو وہ وفاق دے گا اور تمام صوبے اپنے شیئر سے اس پہ قربانی دیں گے لیکن بدقسمتی سے وہ Implement نہیں کیا گیا، ابھی بھی وفاق ہمیں جب سو (100) ارب

کے مقابلے میں اٹھارہ (18) ارب دے رہے ہیں جو کہ بہت افسوس کی بات ہے جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، یہاں پہ سوال اٹھائے گئے ہیں جی پی فنڈ کے حوالے سے تو جی پی فنڈ اسی Financial year میں بیس ارب ہم نے مختص کئے ہیں، وہ دوبارہ جی پی فنڈ میں دیئے جائیں گے تاکہ Compensate کیا جائے وہاں پہ، یہ بھی Caretaker حکومت کا شاخسانہ تھا، اس کے ساتھ ساتھ لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے سوالات کئے گئے ہیں، میری کیبنٹ، میری حکومت، میرے وزیراعلیٰ صاحب اس بات کے قائل ہیں، وہ جو ہماری لوکل گورنمنٹ تھی جو خان کا Vision تھی کہ مقامی حکومتوں کے ذریعے Devolution process کیا جائے اور طاقت کا سرچشمہ جو کہ ایک ایوان یا حکومت ہوتی ہے تو اس کو Devolve کیا جائے تاکہ لوگوں کو آسانیاں پیدا ہوں اور ہمارا گورننس سسٹم میں بہتری آئے تو جناب سپیکر، لوکل گورنمنٹ کو اس سال چونکہ یہ پرانا سال ہے، حالانکہ Financial year آنے سے پہلے بجٹ دیا جاتا ہے لیکن یہ بدقسمتی سے ہم ابھی تقریباً Second last month ہے Financial year کا، ہم اس میں بجٹ دے رہے ہیں، تو اس بجٹ میں ان کے لئے صرف Honorary جو ان کی تنخواہیں وہ رکھی گئی ہیں اور ان شاءاللہ آئندہ بجٹ جو اسی مہینے پیش ہوگا، آئندہ سال کا 26-2025 کا تو وہ ان شاءاللہ 25-2024 کا تو اس میں ان شاءاللہ ان کے لئے ڈیویلپمنٹ سائیڈ پہ بھی فنڈز مختص کئے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، Law and Order کے حوالے سے بھی سوال اٹھائے گئے ہیں، پولیس جو کہ الحمدللہ میں فخر کرتا ہوں اپنی پچھلے صوبائی حکومتوں پہ کہ پولیس رولز 2017 میں خاطر خواہ ہم نے ان کو آزادی دی تھی حالانکہ وہ آزادی ہمارے بھی گلے پڑی، لوگوں نے دیکھا کہ کس طرح انہوں نے پھر وہ آزادی ہمارے خلاف استعمال کی اور اس کا غلط استعمال کیا گیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ Comparatively اگر ہم دیکھیں، پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے آنے سے پہلے پولیس کا جو حال تھا، Even پولیس کے جو Equipments تھے، ان کے جو Bullet proof jackets تھے، وہ بھی دونمبر خریدے گئے جس میں اربوں روپے بٹورے گئے تھے، تو پاکستان تحریک انصاف نے پولیس کی خاطر خواہ Capacity building کی، ان کے ساتھ ساتھ ابھی جو ہماری حکومت ہے، وہ مزید اس میں بہتری لائے گی، ان شاءاللہ گورننس سسٹم میں ان شاءاللہ بہتری آئے گی اور اس کے ساتھ ساتھ میں آخر میں جناب سپیکر، اس معزز ایوان کی وساطت سے پورے خیبر پختونخوا کے عوام کو اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ان کو درپیش مالی مشکلات کے حل کے لئے صوبائی

حکومت تمام ممکنہ ضروری اقدامات کر رہی ہے جس طرح کہ ہمارے وزیراعلیٰ صاحب کاVision ہے، ہماری حکومت کاVision ہے کہ ہم اپنے جو فنانشل طور پر معاشی طور پر ہم خود کفیل ہونے کے لئے ان شاء اللہ اقدامات کریں گے جس میں ہمارے ساتھ معدنی ذخائر بھی کافی طور پر موجود ہیں، اگر اس کو بہتر طریقے سے Utilize کیا جائے تو ان شاء اللہ ہماری مالی مشکلات کافی طور پر حل ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، ٹورازم اور باقی سیکٹرز میں کافی کام ہماری پریویس پراونشل گورنمنٹس میں بھی ہو چکا ہے، ان شاء اللہ اس دفعہ ہمارے جو وزیراعلیٰ صاحب جو Visionary وزیراعلیٰ صاحب آئے ہیں تو مجھے پورا یقین ہے ان شاء اللہ اس میں خاطر خواہ ہم ترقی کریں گے، ٹورازم سے ہم اپنی Revenue generation بڑھائیں گے تاکہ ہماری جو مالی مشکلات ہیں جو ہماری Dependency ہے فیڈرل گورنمنٹ پہ وہ کم سے کم ہو اور ہم خود خزانے کو اپنے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بہتر طریقے سے استعمال کریں۔ تو آخر میں ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، اپنے تمام معزز اراکین کا جنہوں نے اس Financial year 2023-24 کے بجٹ میں بھرپور حصہ لیا اور ناکردہ گناہ کو پاس کرنے جا رہے ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ ہمیں حوصلہ دے، ہمیں استقامت دے کہ جن لوگوں نے ہمیں اعتماد کے ساتھ بھیجا ہے، اس ایوان میں ان کی خواہشات پہ ان کی توقعات پہ ہم پورا اتریں۔ آپکا بہت شکریہ، والسلام۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Thursday, 16th May, 2024.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 16 مئی 2024 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)